ظفر احمد ایسوسی ایٹ پروفیسر
صدر شعبہ اسلامیات
گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور
جزوقتی استاد اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

الحمد اللہ رب العٰلمین والصّلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم والہ واصحابہ اجمعین

”السیرۃ النبویہ“

علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام

توقیتی تضادات کا جائزہ

مُبادیات

۱۔ تمہید

زیرِ نظر مقالہ میری ایک زیر ترتیب کتاب کے بعض اہم حصوں پر مشتمل ہے۔

یہ مقالہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے مجلّے ”علوم اسلامیہ“ میں مارچ / اپریل ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ لیکن مجلّے کے لئے مختص محدود صفحات کے پیش نظر عربی و انگریزی مأخذ و مصادر کے مفہوم پر اکتفا کرنا پڑا۔ مزید بر آں کمپیوٹر کی کمپوزنگ میں تقسیم اور کسور عامہ وغیرہ کی حسابی علامات نہ ہونے کی وجہ سے متبادل علامات کے استعمال میں بعض سنگین اغلاط سرزد ہوئیں اور بیشتر مقامات پر مقسوم علیہ اور مقسوم کو مقدم و مؤخر کر دیا گیا۔ لہٰذا اس اہم مقالے کی از سر نو طباعت و اشاعت کی ضرورت محسوس کی گئی۔ مقالے کے بعض حصوں کی ترتیب و تہذیب بھی نئے انداز میں کی گئی ہے اور قارئین کرام کی سہولت کے لئے بعض مقامات میں مناسب ترمیم و اضافہ بھی کیا گیا ہے جو حسابی علامات کمپیوٹر کی اردو کمپوزنگ میں نہیں آتیں ان کی بجائے حسابی جملوں کو رواں عبارت میں لکھ دیا گیا ہے۔ ریاضی دان ان لفظی جملوں کو مختصر حسابی جملوں میں منتقل کر سکتے ہیں۔

کسی بھی تاریخی واقعے کے وقوع کے دن، مہینے اور سال کے تعین اور بیان کو اس واقعے کی توقیت کہا جاتا ہے۔ اگر کسی واقعے کی توقیت میں مؤرخین اور سیرت نگاروں میں باہم اختلافات ہوں تو انہیں توقیتی اختلافات و تضادات کہا جاتا ہے۔ کتبِ سیرت میں ایسے توقیتی تضادات بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ان اختلافات کو دور کرنے یا بالفاظِ دیگر ان میں تطبیق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ شمسی و قمری تقاویم اور ان کی باہم تحویل کے قواعد سے متعلق بنیادی معلومات حاصل ہوں تاکہ حسابی تخریجات ہر طرح کے شکوک و شبہات سے بالاتر رہیں۔ سیرت کے اس پہلو کو افسوسناک حد تک نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ ان توقیتی تضادات کو دور کرنے سے کئی ایک ناقابلِ تردید حقائق سامنے آتے ہیں۔ مثلاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا خالص قمری مہینہ رمضان المبارک کا ہے جیسا کہ آئندہ بحث سے واضح ہوگا۔ اس زمانے میں مکہ مکرمہ کے لوگ اور گردونواح کے قبائل، یثرب (مدینہ منورہ) کے پڑوس میں آباد یہودی قبائل کی عبرانی (یہودی) تقویم کی طرز پر خالص قمری کی بجائے قمریہ شمسی تقویم استعمال کرتے تھے۔ ان دنوں قمری رمضان المبارک کے بالمقابل قمریہ شمسی مہینہ ربیع الاول کا آیا تھا۔ لہذا ولادت باسعادت کا یہی مہینہ مشہور و معروف ہوگیا۔ آئندہ مباحث سے یہ بھی واضح ہوگا کہ رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس قمریہ شمسی تقویم کو ہمیشہ کے لئے منسوخ فرما کر خالص قمری تقویم کو بحال رکھا تھا۔ جس کا آغاز ہجرتِ مدینہ کے اہم واقعے سے کیا گیا تھا۔ لہذا یہ تقویم ہجری تقویم کے نام سے موسوم ہوئی۔

بنیادی تقویمی معلومات پر مبنی قواعد و کلیات کی تشکیل راقم الحروف نے خود کی ہے جس کا ایک مقصد خود انحصاری کا حصول بھی ہے تاکہ حسابی تخریجات کے سلسلے میں حتی الامکان ہمیں مستشرقین کی تالیفات و تصنیفات کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ ہجری تقویم ایک خالص قمری تقویم ہے جس کے ساتھ شمسی تقویم کے تقابل کے لئے عیسوی تقویم کو منتخب کیا گیا ہے۔

۲- گریگورین عیسوی تقویم

(الف) عمومی تعارف :-

سولہویں صدی عیسوی میں پوپ گریگوری کی اصلاح و ترمیم کے بعد گریگورین

تقویم اب مسلمہ بین الاقوامی شمسی تقویم ہے۔ اس سے پہلے جیولین عیسوی تقویم رائج تھی۔ اس تقویم میں عام سال 365 دن کا اور چار پر تقسیم ہونے والا ہر چوتھا سال 366 دن کا ہوتا ہے جو لیپ کا سال کہلاتا ہے۔ لیکن صدی کا وہ سال جو 400 پر پورا تقسیم نہ ہو، لیپ کا سال شمار نہیں کیا جاتا(۱) مثلاً سالہائے 1700, 1800 اور 1900 کو 4 پر پورے تقسیم ہو جاتے ہیں لیکن 400 پر پورے تقسیم نہیں ہوتے لہذا یہ لیپ کے سال شمار نہیں ہوتے جبکہ سال 2000ء لیپ کا سال ہے۔ یوں 400 سالوں کے دنوں کی کل تعداد = 146097 (365.25 x 400)-3 دن بنتی ہے۔ ان دنوں کو 400 پر تقسیم کرنے سے گریگورین عیسوی سال کی اوسط مدت 365.2425 دن بر آمد ہوتی ہے۔ ہم نے 400 کو 365.25 سے ضرب اس لئے دی ہے کہ اگر تین سال 365 دن کے اور چوتھا سال 366 دن کا لیا جائے تو ان چار سالوں کے دن 1461 ہوں گے اور فی سال اوسط مدت 365.25 دن ہو گی مگر چونکہ 400 سالہ دور میں سالہائے 100, 200 اور 300 لیپ کے سال نہیں لہذا 365.25x400 سے بر آمد ہونے والے 146100 دنوں سے تین دن کم کرنے سے 400 سالہ دور کے دنوں کی تعداد 146097 دن بر آمد ہوئی۔

سورج کے گرد زمین کی سالانہ گردش کی صحیح اوسط مدت فی سال 365.2422 دن ہے لہذا گریگورین سال کی اوسط مدت اصل اوسط مدت سے (365.2422-365.2425)=0003. دن زائد ہے لہذا کوئی 3333 سالوں کے بعد گریگورین تقویم میں ایک دن اصل مدت سے بڑھ جائے گا۔ کیونکہ ایک کو 0003. پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 3333.3333 سال بر آمد ہوتا ہے۔ اسی لئے سال 3600ء یا سال 4000ء کو لیپ کا سال شمار نہیں کرنا چاہئے گو یہ 400 پر پورا تقسیم ہو جاتا ہے۔

ذیل میں مذکور اعشاری مدتوں کو صحیح ایام، گھنٹوں، منٹوں اور سیکنڈوں میں دیا گیا ہے۔

365.25 دن = 365 دن 6 گھنٹے۔

365.2425 دن = 365 دن 5 گھنٹے۔ 49 منٹ 12 سیکنڈ

365.2422 دن = 365 دن 5 گھنٹے۔ 48 منٹ 46 سیکنڈ تقریباً

0003. دن = 25.92 سیکنڈ یعنی تقریباً 26 سیکنڈ

عیسوی تقویم کے بارہ مہینے یہ ہیں۔ جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر، ان میں جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اگست، اکتوبر اور دسمبر کے مہینے 31 دن کے اور سوائے فروری کے باقی سب مہینے 30 دن کے شمار کیے گئے ہیں۔ فروری کا مہینہ عام سالوں میں 28 دن کا اور لیپ کے سالوں میں 29 دن کا لیا جاتا ہے۔ مہینوں کے دنوں کی یہ تعداد خودساختہ ہے کسی قاعدہ یا ضابطے کے تحت نہیں۔ البتہ سب مہینوں کے دنوں کی مجموعی تعداد عام سال میں 365 دن اور لیپ کے سال میں 366 دن ہوگی۔ اگر عیسوی سال کے دنوں کو مہینوں اور عیسوی تاریخ میں لانا ہو تو درج ذیل جدول کی مدد سے ایسا کرنا بسہولت ممکن ہوگا۔

	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی
عام سال :	31	59	90	120	151	181	212
لیپ کا سال :	31	60	91	121	152	182	213

	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
عام سال	243	273	304	334	365
لیپ کا سال	244	274	305	335	366

مثلاً کسی عام عیسوی سال کے 200 دنوں کو عیسوی مہینے اور تاریخ میں لانا ہے۔ عام عیسوی سال کے لئے مذکورہ جدول میں 200 سے قریب ترین چھوٹی رقم 181 ہے جس کے اوپر مہینہ جون لکھا ہوا ہے۔ 200 سے 181 کو تفریق کیا تو حاصل تفریق 19 برآمد ہوا۔ یعنی جون تک 181 دن پورے ہوگئے تھے اور 200واں دن 19 جولائی کا ہے۔ اور مثلاً کسی لیپ کے سال کے 262ویں دن کا مہینہ اور تاریخ مطلوب ہے۔ لیپ کے سال کی مذکورہ جدول میں 262 سے قریب ترین چھوٹی رقم 244 ہے جس کے اوپر مہینہ اگست لکھا ہوا ہے۔ یعنی اگست تک 244 دن پورے ہوکر ستمبر کا 262-244=18 واں دن برآمد ہوا یعنی تاریخ 18 ستمبر کی برآمد ہوئی۔ اسی طرح کسی بھی عیسوی سال کی تاریخ معلوم تک دنوں کی تعداد بھی مذکورہ جدول کی مدد سے آسانی سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ مثلاً عام عیسوی سال میں ہمیں 24 نومبر تک کے دنوں کی تعداد مطلوب ہے۔ جدول سے معلوم ہوا کہ اکتوبر

تک 304 دن پورے ہو چکے ہیں ان میں نومبر کے 24 دن جمع کیے تو دنوں کی تعداد 328=24+304 دن حاصل ہوئی۔ اور مثلاً لیپ کے سال میں 28 اگست تک کے دن ہمیں مطلوب ہیں۔ لیپ کے سال کی جدول سے معلوم ہوا کہ جولائی تک 213 دن گزر چکے ہیں ان میں اگلے ماہ اگست کے 28 دن بھی جمع کیے تو کل تعداد 241=28+213 دن بر آمد ہوئی۔

گریگوری عیسوی تقویم کے سلسلے میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سیاروں کی سورج کے گرد گردش کے دورانیے میں بعض نامعلوم وجوہ کی بنا پر نہایت ہی آہستہ آہستہ تغیر واقع ہو رہا ہے۔ معلوم نہیں کہ سال 3600 یا 4000ء تک کیا کیفیت ہو گی، لہذا فی الحال موجودہ گریگورین تقویم کو ہی صحیح ترین شمسی تقویم سمجھا جاتا ہے۔

(ب) گریگورین تقویم میں دنوں کی تعداد معلوم کرنا

سالہائے گزشتہ کو 365.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب حذف کسر لیں اور سال رواں کے دونوں کی تعداد بھی جنوری سے شمار کر کے اس میں جمع کر دیں۔ چونکہ صدی کا وہ سال جو 400 پر پورا تقسیم نہیں ہوتا، لیپ کا سال شمار نہیں کیا جاتا لہذا عیسوی سال کے صدی کے عدد کو مذکورہ حاصل ضرب سے تفریق کر دیں۔ اب صدی کے عدد کو 4 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت لیں اور باقی ماندہ کو نظر انداز کر دیں۔ اس حاصل قسمت کو مذکورہ حاصل تفریق میں جمع کر دیں۔ مثلاً ہمیں 18 ستمبر 1996ء تک دنوں کی کل تعداد مطلوب ہے۔ 1995ء سال گزر چکے ہیں انہیں 365.25 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 728673.75 دن بر آمد ہوا، کسر اعشاریہ کو نظر انداز کیا تو حاصل ضرب 728673 دن حاصل ہوا۔ ان میں رواں لیپ سال 1996ء کے یکم جنوری سے 18 ستمبر تک کے 262 دن بھی جمع کیے تو مجموعہ 728935 دن ہوا۔ صدی کا عدد 19 ہے۔ اسے اس مجموعہ سے تفریق کیا تو حاصل تفریق 728916 دن بر آمد ہوا۔ صدی کے عدد کو 4 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذف کسر لیا تو 4 بر آمد ہوا۔ ان چار دنو کو دنو کی مذکورہ تعداد میں جمع کیا تو دنوں کی تعداد 728920 دن بر آمد ہوئی۔

(1995 x 365.25 کا حاصل ضرب حذف کسر +262-19+4)=728920 دن

18 ستمبر 1996ء کو بدھ کا دن تھا۔(۲)

(ج) گریگورین تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنا

مذکورہ تاریخ تک دنوں کی کل تعداد 728920 دن بر آمد ہوئی تھی۔اس تعداد کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی تین دن بچے۔ بدھ سے معکوس سمت میں دن شمار کرنے سے تیسرا دن سوموار بر آمد ہوا۔پس یکم جنوری اء گریگورین کو سوموار تھا۔چونکہ ایام ہفتہ ہر سات دن کے بعد عود کرتے ہیں اور 365.25 کو سات پر تقسیم کرنے سے 1.25 دن باقی بچتے ہیں اور چونکہ گریگورین میں 400 سال کے دنوں کی تعداد 146097 دن سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے لہذا گریگورین تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لئے سالہائے گزشتہ کو 400 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ سال حاصل کریں اور انہیں 1.25 دن سے ضرب دے کر حاصل ضرب بحذف کسر لیں۔باقی ماندہ سالوں کا جو سینکڑے کا عدد تھا وہ اس حاصل ضرب سے تفریق کریں کیونکہ گریگورین تقویم میں 400 پر تقسیم نہ ہونے والی صدی لیپ کا سال محسوب نہیں ہوتی۔اب سال رواں کے یکم جنوری سے تاریخ معلوم تک دنوں کی تعداد بھی پہلے سے معلوم کردہ ان دنوں میں جمع کریں حاصل جمع کو سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد حاصل کریں۔ چونکہ یکم جنوری اء گریگورین کو سوموار تھا۔لہذا باقی ماندہ عدد اگر ایک ہو تو دن سوموار ہوگا۔ دو ہو تو دن منگل ہوگا۔باقی ماندہ عدد 3 ہو تو دن بدھ ہوگا اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔اگر سات پر تقسیم پوری ہو گئی اور باقی کچھ نہ بچا ہو تو دن اتوار ہوگا۔ مثلاً ہمیں 18 ستمبر 1996ء کا دن معلوم کرنا ہے۔ 1995ء سال گزر چکے ہیں اور 1996ء رواں ہے۔ 1995 کو 400 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ سال 395 لئے۔انہیں 1.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب بحذف کسر لیا تو 493 دن حاصل ہوئے۔ 395 کا سیکڑے کا عدد 3 ہے۔اسے 493 سے تفریق کیا تو 490 دن بچے۔اب ان میں سال رواں 1996ء کے یکم جنوری سے 18 ستمبر تک کے 262 دن بھی جمع کئے تو میزان 752 حاصل ہوئی۔ 752 دنوں کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ دن 3 حاصل ہوئے، سوموار سے دنوں کو شمار کیا تو تیسرا دن بدھ بر آمد ہوا۔مذکورہ طریقے کی بجائے اگر عیسوی تقویم کے تاریخ معلوم تک کے کل دن معلوم کر کے انہیں سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیا جائے تو بھی یہی جواب بر آمد ہوگا۔ مثلاً 18

ستمبر 1996ء تک دنوں کی کل تعداد 728920 دن بر آمد ہوئی تھی۔ انہیں سات پر تقسیم کیا تو باقی ماندہ عدد 3 حاصل ہوا۔ سوموار سے شمار کرنے سے تیسرا دن بدھ بر آمد ہوا۔

چونکہ اہلِ اسلام کے ہاں جمعۃ المبارک کا دن مقدس ہے لہذا مذکورہ طریقے میں معمولی ترمیم یوں کی جاسکتی ہے کہ سات پر تقسیم کرنے سے پہلے دنوں کی جو تعداد بر آمد ہوئی تھی ان میں مزید دو دنوں کا اضافہ کر کے انہیں سات پر تقسیم کیا جائے۔ اگر ایک باقی بچے تو دن سنیچر یعنی ہفتہ ہوگا، دو بچیں تو اتوار، تین بچیں تو سوموار ہوگا۔ اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔ اگر تقسیم پوری ہو گئی ہو تو دن جمعہ ہوگا۔ مثلاً مذکورہ مثال میں 752 دن حاصل ہوئے تھے۔ ان میں مزید دو دن جمع کئے تو میزان 754 دن ہوئی۔ انہیں سات پر تقسیم کیا تو باقی ماندہ عدد 5 حاصل ہوا۔ ہفتہ سے شمار کرنے پر پانچواں دن بدھ بر آمد ہوا۔ مقالہ ہذا میں گریگورین تقویم کے لئے دن معلوم کرنے کا یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

(د) گریگورین عیسوی تقویم میں دنوں کو سالوں میں بدلنا

ان ایام کو 365.2425 پر تقسیم کریں۔ حاصل قسمت کے صحیح اعداد سے سالہائے گزشتہ ظاہر ہوں گے۔ گزشتہ سطور میں ذیلی عنوان "ب" کے تحت بیان کردہ طریقے کے مطابق ان سالوں کے دن معلوم کریں اور انہیں پہلے سے معلوم دنوں کی تعداد سے تفریق کریں تو حاصل تفریق سال رواں کے دنوں کو ظاہر کرے گا۔ یکم جنوری سے دنوں کو شمار کر کے عیسوی مہینہ اور تاریخ بر آمد کریں۔ اس مقصد کے لئے گزشتہ سطور میں ذیلی عنوان "الف" کے تحت دی گئی جدول سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً 728920 دنوں کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانا ہے۔ انہیں 365.2425 پر تقسیم کرنے سے صحیح اعداد میں حاصل قسمت 1995 حاصل ہوا۔ یعنی 1995ء سال پورے ہو کر 1996ء رواں تھا۔ 1995ء سالوں کے دنوں (365.25x1995 کا حاصل ضرب حذف کسر)-19+4=728658 دنوں کو 728920 دنوں سے تفریق کیا تو حاصل تفریق 262 بر آمد ہوا۔ یعنی سال رواں 1996ء کا 262واں دن ظاہر ہوا۔ 1996ء لیپ کا سال تھا۔ اس کا 262واں دن 18 ستمبر 1996ء بر آمد ہوا۔

3۔ جیولین عیسوی تقویم

(الف) عمومی تعارف

سولہویں صدی عیسوی سے قبل رائج اس عیسوی تقویم میں عام سال 365 دن کا اور چار پر تقسیم ہونے والا ہر چوتھا لیپ کا سال 366 دن کا ہوتا تھا۔ اس لئے چار سالوں کے کل دن 1461=366+(3x365) دن حاصل ہوئے۔ انہیں چار پر تقسیم کیا تو جیولین عیسوی سال کی اوسط مدت 365.25 دن بر آمد ہوئی جو صحیح اوسط مدت سے 0075. دن یعنی کوئی گیارہ منٹ زائد تھی۔ اس لئے سولہویں صدی عیسوی تک اس تقویم میں بارہ دن اصل مدت سے بڑھ گئے تھے۔ اسی لئے پوپ گریگوری کی اصلاح سے گریگورین تقویم رائج کی گئی تھی جسے برطانیہ میں 1752ء میں نافذ کیا گیا۔ اس تقویم میں یکم جنوری 1ء کو سنیچر یعنی ہفتے کا دن تھا جب کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ یکم جنوری 1ء گریگورین کو سوموار کا دن بنتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ گریگورین تقویم کا آغاز جیولین تقویم سے دو دن بعد کا محسوب کیا گیا ہے۔ یعنی سولہویں صدی کی جیولین عیسوی تقویم سے بارہ کی بجائے دس دن یوں کم کئے گئے کہ جیولین کی تاریخ کے عدد میں 10 کا اضافہ کر دیا گیا۔ چنانچہ 15 اکتوبر 1582ء جیولین کی تاریخ کو گریگورین تقویم میں بدلتے ہوئے 25 اکتوبر 1582ء کر دیا گیا۔ (۳)

(ب) جیولین تقویم میں دنوں کی تعداد معلوم کرنا

سالہائے گزشتہ کو 365.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب بحذف کسر حاصل کریں اور اس میں سال رواں کے یکم جنوری سے تاریخ معلوم تک کے دن بھی جمع کر دیں۔ مثلاً ہمیں 16 جولائی 622ء جیولین کے دنوں کی تعداد مطلوب ہے۔ 621 سال گزر چکے تھے اور سال 622 رواں تھا۔ 621ء سالوں کو 365.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب حذفِ کسر لیا تو 226820 دن بر آمد ہوئے ان میں رواں سال 622 کے یکم جنوری سے 16 جولائی تک کے 197 دن بھی جمع کئے تو دنوں کی کل تعداد 227017 دن بر آمد ہوئی یکم محرم 1 ہجری کو جیولن عیسوی تاریخ یہی تھی۔ (۴) یعنی ہجری تقویم کے آغاز سے قبل جیولین تقویم کے 227016 دن گزر چکے تھے۔

(ج) جیولین تقویم میں ایامِ ہفتہ معلوم کرنا

تاریخ معلوم تک کے کل دنوں کو سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد حاصل کریں۔ چونکہ یکم جنوری 1ء جیولین کو ہفتہ کا دن تھا، اس لئے یہ باقی ماندہ عدد ایک ہو تو دن ہفتہ ہو گا، دو باقی بچیں تو دن اتوار، تین بچیں تو سوموار ہو گا۔ اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔ اگر تقسیم پوری ہو گئی ہو تو دن جمعہ ہو گا۔ مثلاً 16 جولائی 622ء جیولین تک ایام کی کل تعداد 227017 ہے جو سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے۔ لہذا مذکورہ تاریخ کو جمعۃ المبارک تھا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سالہائے گزشتہ کو 1.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب حذف کسر لیں اور سال رواں کے دن بھی یکم جنوری سے تاریخ معلوم تک کے بر آمد کر کے اس حاصل ضرب میں جمع کریں۔ مجموعی تعداد کو سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لے کر مذکورہ طریقے سے دن بر آمد کریں۔ مثلاً 16 جولائی 622ء کا دن معلوم کرنا ہے۔ (1.25x621 کا حاصل ضرب حذف کسر) 776 دن بر آمد ہوا۔ اس میں سال 622ء کے 16 جولائی تک کے 197 دن بھی جمع کئے تو مجموعہ 973 ہوا۔ جو سات پر پورا تقسیم ہو جاتا ہے۔ لہذا دن جمعۃ المبارک تھا۔ (۵)

(د) جیولین تقویم میں قبل مسیح سالوں کے دن معلوم کرنا

رواں قبل مسیح سال کو 365.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب حذف کسر لیں۔ اب جنوری سے تاریخ معلوم تک کے دن مثبت سمت میں معلوم کر کے ان سے ایک دن کم کریں اور انہیں پہلے سے معلوم کردہ منفی سمت کے دنوں میں جمع کر دیں، مثلاً ہمیں 7 اکتوبر 3761 قبل مسیح (ق۔م) کے دن مطلوب ہیں۔ رواں منفی سال 3761 ہے۔ اس لئے (365.25x3761-) کا حاصل ضرب حذف کسر لیا جو (1373705-) دن بر آمد ہوا۔ یکم جنوری سے 7 اکتوبر تک کے مثبت سمت میں دن 280 بنتے ہیں ان سے ایک دن کم کر کے 279 دنوں کو دنوں کی مذکورہ منفی سمت کی تعداد میں جمع کیا تو کل 1373426- دن بر آمد ہوئے (279+1373705-)= - 1373426 دن۔ مذکورہ قاعدہ میں مثبت سمت کے دنوں سے ایک دن اس لئے کم کیا گیا ہے کہ منفی سمت میں عام عیسوی سال کا یکم جنوری منفی سمت کا 365 واں دن ہو گا۔ دو جنوری منفی سمت کا 364 واں اور 3 جنوری منفی سمت کا 363

واں دن ہوگا یعنی مثبت سمت میں 3 جنوری =(365+2)=- 363 واں دن ہوا گویا 3 جنوری کے عدد 3 کی بجائے 2 کو جمع کرنا ہوگا یا -365 کی بجائے -366 دن لے کر 3 جمع کریں گے۔ موجودہ عبرانی (یہودی) قمریہ شمسی تقویم کا آغاز مذکورہ بالا تاریخ سے کیا گیا ہے۔(۶) یعنی یکم جنوری 1ء جیولین سے پہلے عبرانی تقویم کے 1373426 دن گزر چکے تھے۔

(ھ) قبل مسیح جیولین تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنا

منفی سمت کے کل ایام کو سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد حاصل کریں۔ چونکہ یکم جنوری 1ء جیولین کو ہفتہ کا دن تھا اس لئے منفی سمت کا پہلا دن جمعۃ المبارک ہوا لہذا اگر ایک باقی بچے تو دن جمعہ ہوگا، دو بچیں تو جمعہ سے منفی سمت میں دوسرا دن جمعرات کا ہوگا۔ تین باقی بچے ہوں تو جمعہ سے معکوس سمت میں تیسرا دن بدھ ہوگا اسی طرح معکوس سمت میں شمار کرتے جائیں اگر تقسیم پوری ہوگئی ہو اور کچھ باقی نہ بچا ہو تو دن ہفتہ ہوگا۔ مثلاً 7 اکتوبر 3761ق م کے منفی سمت میں 1373426 دن بر آمد ہوئے تھے انہیں سات پر تقسیم کرنے سے باقی پانچ دن بچے۔ جمعہ سے معکوس سمت میں پانچواں دن سوموار بر آمد ہوا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رواں منفی سال کو 1.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب حذف کسر لیں۔ اب جنوری سے تاریخ معلوم تک دنوں سے ایک دن کم کر کے انہیں پہلے سے بر آمد کردہ منفی ایام میں جمع کر دیں پھر انہیں سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیں۔ مثلاً مذکورہ تاریخ کو رواں منفی سال 3761 تھا اسے 1.25 سے ضرب دے کر حاصل ضرب حذف کسر لیا تو -4701 دن بر آمد ہوئے ان میں 279 دن جمع کئے تو میزان (-4701+279)= -4422 دن حاصل ہوئی سات پر تقسیم کرنے سے منفی سمت کے پانچ دن باقی بچے۔ جمعۃ المبارک سے معکوس یعنی منفی سمت میں پانچواں دن سوموار بر آمد ہوا۔(۷)

(و) جیولین تقویم میں دنوں کو سالوں میں بدلنا

ان ایام کو 365.25 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذف کسر لیں جو سالہائے گزشتہ کو ظاہر کرے گا۔ اب ان سالوں کے دن گزشتہ صفحات کے عنوان جیولین تقویم (ب)

میں دیئے گئے طریقے کے مطابق بر آمد کریں۔ ان دنوں کو، دنوں کی سابقہ مجموعی تعداد سے تفریق کریں۔ حاصل تفریق سے رواں سال کے دن معلوم ہوں گے انہیں یکم جنوری سے محسوب کر کے عیسوی مہینہ اور تاریخ بر آمد کریں۔ مثلاً ہمیں 227017 جیولین دنوں کو عیسوی جیولین تقویم میں لانا ہے۔ ان ایام کو 365.25 پر تقسیم کرنے سے صحیح اعداد میں حاصل قسمت 621 بر آمد ہوا۔ 621 سالوں کے دن حسب قاعدہ 226820 بر آمد ہوئے تھے۔ انہیں 227017 دنوں سے تفریق کیا تو سال 622ء جیولین کے 197 دن بر آمد ہوئے۔ یکم جنوری سے دنوں کو شمار کیا تو سال 622ء کا 197 واں دن 16 جولائی 622ء جیولین بر آمد ہوا۔

(ز) قبل مسیح جیولین تقویم کے دنوں کو سالوں میں بدلنا

منفی سمت کے ان ایام کو 365.25 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذف کسر لیں۔ جو منفی سمت کے سالہائے گزشتہ کو ظاہر کرے گا۔ ان سالوں کے دن بنا کر انہیں پہلے دنوں سے تفریق کریں تو منفی سمت کے سال رواں کے دن بر آمد ہوں گے۔ ان دنوں کو مثبت سمت کے مہینوں اور تاریخ میں لانے کے لئے عام سالوں کے لئے 366 دن اور لیپ کے سالوں کے لئے 367 دن جمع کریں۔ اس عمل سے مثبت سمت میں جو ایام بر آمد ہوں انہیں یکم جنوری سے محسوب کر کے مہینہ اور تاریخ بر آمد کریں۔ مثلاً ہمیں منفی سمت کے 1373426 دنوں کو قبل مسیح تقویم میں لانا ہے انہیں 365.25 پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت کا صحیح عدد 3760 حاصل ہوا یعنی منفی سمت میں 3760 سال پورے ہو کر سال 3761 ق م رواں تھا۔ ان گزشتہ سالوں کے دن حسب قاعدہ (365.25 x 3760-)= 1373340- دن حاصل ہوئے۔ انہیں 1373426 دنوں سے تفریق کیا تو 86- دن حاصل ہوئے (1373426-) - (1373340-) = (1373426- + 1373340)=86- دن۔ اب ان منفی سمت کے دنوں کو مثبت سمت میں لانے کے لئے ان میں 366 دن جمع کئے تو مثبت سمت کے دن (86- + 366) = 280 دن بر آمد ہوئے۔ یکم جنوری سے مثبت سمت میں 280 واں دن 7 اکتوبر بر آمد ہوا۔ پس مذکورہ منفی ایام سے قبل مسیح تاریخ 7 اکتوبر 3761 ق م بر آمد ہوئی۔

4۔ گریگورین عیسوی تقویم اور جیولین عیسوی تقویم کی باہم تحویل

گریگورین تقویم کی تاریخ کو جیولین میں بدلنے کے لئے گریگورین سال کی صدی کا عدد لیں۔ اسے 4 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذف کسر لیں اور اسے صدی کے عدد سے تفریق کر دیں۔ حاصل تفریق سے مزید دو کم کریں۔ اس حاصل تفریق کو گریگورین تاریخ سے تفریق کر دیں۔ حاصل تفریق سے جیولین تاریخ بر آمد ہو گی۔ مثلاً ہمیں 23 مارچ 1999ء گریگورین کو جیولین تقویم میں لانا ہے۔ صدی کا عدد 19 ہے اسے 4 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذف کسر لیا تو 4 بر آمد ہوا۔ اسے 19 سے تفریق کر کے حاصل تفریق سے دو دن مزید کم کئے کیونکہ گریگورین تقویم کا آغاز جیولین تقویم سے دو دن بعد کا محسوب کیا گیا ہے۔ حاصل تفریق 19-4-2=13 حاصل ہوا۔ اسے 23 مارچ کی تاریخ سے کم کیا تو 10 مارچ کی تاریخ حاصل ہوئی پس 23 مارچ 1999ء گریگورین کو جیولین تقویم میں لانے سے 10 مارچ 1999ء جیولین کی تاریخ حاصل ہوئی۔ اور مثلاً ہمیں 19 جولائی 622ء گریگورین کو جیولین تقویم میں لانا ہے۔ یہاں صدی کا عدد 6 ہے۔ اسے چار پر تقسیم کرنے سے صحیح عدد میں حاصل قسمت ایک بر آمد ہوا۔ اسے 6 سے تفریق کر کے حاصل تفریق سے دو دن مزید کم کئے تو 6-1-2=3 دن حاصل ہوئے۔ 19 جولائی گریگورین سے تین دن کم کئے تو جیولین تاریخ 16 جولائی 622ء جیولین بر آمد ہوئی۔ اسی طرح اگر جیولین تقویم کو گریگورین تقویم میں بدلنا ہو تو مذکورہ طریقے سے بر آمد کردہ دنوں کو تاریخ کے عدد سے تفریق کرنے کی بجائے جمع کریں گے مثلاً 10 مارچ 1999ء جیولین کو گریگورین میں لانے کے لئے 10 مارچ کی تاریخ میں 13 دن جمع ہوں گے اور گریگورین تاریخ 23 مارچ 1999ء بر آمد ہو گی۔ اور مثلاً 16 جولائی 622ء جیولین کو گریگورین تقویم میں لانے کے لئے 16 جولائی میں تین دن جمع ہوں گے اور گریگورین تاریخ 19 جولائی 622ء بر آمد ہو گی۔ (۸) قبل ازیں یہ بتایا جا چکا ہے کہ یکم محرم 1ھ کو جیولین عیسوی تاریخ 16 جولائی 622ء تھی جس کے کل ایام 227017 تھے یعنی ہجری تقویم کے آغاز سے قبل جیولین عیسوی تقویم کے 227016 دن گزر چکے تھے۔ لیکن 19 جولائی 622ء گریگورین کے دن حسب قواعد 227015 بر آمد ہوں گے۔

(621 x 365.25 کا حاصل ضرب حذف کسر + یکم جنوری سے 19 جولائی تک کے 200دن) = 200+22680 = 227020دن ہوئے۔ اب ان سے 6-1=5دن کم کیئے تو دنوں کی تعداد 227015 دن ہوئی۔ یعنی یکم محرم 1ھ سے پہلے گریگورین عیسوی تقویم کے 227014دن گزر چکے تھے۔

5۔ ہجری تقویم

(الف) عمومی تعارف

یہ ایک خالص قمری تقویم ہے اس کا پہلا سال ہجرت نبوی ﷺ سے شمار کیا گیا ہے۔ قمری سال عموماً 354دن کا اور بعض سالوں میں 355دن کا ہوتا ہے۔ قمری مہینہ کبھی 29دن کا اور کبھی 30 دن کا ہوتا ہے کیونکہ زمین کے گرد چاند کی گردش کے ماہوار دورانیئے میں ہر ماہ پچھلے مہینے کی نسبت چند گھنٹوں تک کی کمی بیشی واقع ہو سکتی ہے۔ نیز اختلافِ مطالع کی بنا پر اور چاند کے نظر آنے یا نہ آنے کی وجہ سے دنیا کے مختلف مقامات کی قمری تواریخ میں بلحاظ تقدیم و تاخیر زیادہ سے زیادہ ایک دن کا فرق ممکن ہے۔ بہت سے قمری سالوں کے دنوں کو جمع کر کے اہل ہیئت نے قمری سال کی اوسط مدت 354.36706 دن یعنی 354دن 8 گھنٹے 48منٹ اور کوئی 34 سیکنڈ متعین کی ہے۔ قمری سال کی اس مدت کو سال کے بارہ مہینوں پر تقسیم کیا جائے تو قمری ماہ کی اوسط مدت 29.530588 دن بنتی ہے۔ یعنی 29دن 12 گھنٹے 44منٹ اور کوئی تین سیکنڈ کی مدت بر آمد ہوتی ہے۔

اگر قمری سالوں کا دور 8 سال کا لیا جائے اور ان میں 5سال 354دن کے اور تین سال 355دن کے لئے جائیں تو دنوں کی کل تعداد (5x354)+(3x355)=2835 دن ہوگی۔ انہیں آٹھ پر تقسیم کرنے سے سال کی اوسط مدت 354.375دن حاصل ہوگی جو مذکورہ اصل اوسط مدت سے بقدر 00794.دن زائد بنتی ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کتنے سالوں کے بعد ایک دن بڑھ جائے گا۔ ہمیں ایک کو 00794. پر تقسیم کرنا ہوگا جس سے حاصل قسمت 125.94 بر آمد ہوگا۔ چونکہ کسرِ اعشاریہ نصف سے زائد ہے لہذا تقریباً ہر 126 سالہ دور کے بعد مذکورہ حساب سے ایک دن کا اضافہ ہو جائے گا۔ اگر قمری دور 30سال کا لیا جائے جن میں 19سال 354دن کے اور 11سال 355دن کے لئے

جائیں تو 30 سالوں کے دنوں کی کل تعداد (354x19) + (355x11) = 10631 دن بر آمد ہو گی۔ ان دنوں کو 30 پر تقسیم کرنے سے سال کی اوسط مدت 354.36666 دن بنے گی جو اصل اوسط مدت سے بقدر 0004. دن کم بنتی ہے یعنی 2500 سالوں کے بعد ایک دن بڑھانا ہو گا کیونکہ ایک کو 0004. پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 2500 بر آمد ہو گا۔ قمری تقاویم کی جداول وغیرہ تیار کرنے اور اس تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لئے مذکورہ دونوں طریقے اہلِ فن نے اختیار کئے ہیں۔ راقم الحروف (ظفر احمد) کے خیال میں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ قمری دور 109 سال کا لیا جائے ان سالوں میں 69 سال 354 دن کے اور 40 سال 355 دن کے لئے جائیں۔ دنوں کی کل تعداد (69 x 354) + (40 x 355) = 38626 دن بر آمد ہو گی۔ انہیں 109 پر تقسیم کیا جائے تو قمری سال کی اوسط مدت 354.3669724 دن بر آمد ہو گی جو اصل اوسط مدت 354.36706 دنوں سے انتہائی قریب ہے۔ فرق صرف 0000876. دن یعنی کوئی آٹھ سیکنڈ کا ہے۔ ایک دن کا فرق تو کوئی گیارہ ہزار چار سو پندرہ سالوں کے بعد واقع ہو گا کیونکہ ایک کو 0000876. پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 11415.525 بر آمد ہوتا ہے۔

دنوں کی مذکورہ مجموعی تعداد 38626 چونکہ سات پر پوری تقسیم ہو جاتی ہے لہذا ہر 109 سالہ قمری دور کے بعد ایام ہفتہ عود کریں گے۔ مثلاً ہجری سال 1418ھ کا آغاز جمعۃ المبارک سے ہوا۔ کیونکہ 1417 سال 109 پر پورے تقسیم ہو جاتے ہیں اور حاصل قسمت 13 بر آمد ہوتا ہے۔ یوں سال 1418ھ چودھویں 109 سالہ دور قمر کا پہلا سال ہے۔ یکم محرم 1ھ کو جمعۃ المبارک تھا پس یکم محرم 1418ھ کو بھی جمعہ کا دن ہوا۔ چنانچہ 109 سالہ دور قمر کے حساب سے تیار کردہ قمری تقویم کی جدول صحیح ترین ہو گی۔ یہ جدول انشاء اللہ العزیز مقالے کے اختتام پر آخر میں بطور ضمیمہ ملحق کی جائیگی۔ قمری مہینوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ، ایام ہفتہ معلوم کرنے کے لئے اور دیگر تقویمی مقاصد کے لئے عموماً ان مہینوں کو بالترتیب 30 اور 29 دن کا لیا جاتا ہے جس سے سال کے 354 دن بنتے ہیں اگر ذی الحجہ کو بھی 30 دن کا لیا جائے تو سال کے دنوں کی تعداد 355 ہو گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ رؤیت ہلال کی بنا پر مہینوں کے دن اسی ترتیب سے ہوں چنانچہ محرم

مثلاً کبھی 29 دن کا اور کبھی 30 دن کا ہو سکتا ہے۔(۹) قمری سال شمسی سال سے کوئی 11 دن چھوٹا ہوتا ہے۔لہذا قمری سال کے مہینے ہمیشہ ایک ہی موسم میں نہیں رہتے بلکہ کوئی 33 قمری سالوں اور 32 شمسی سالوں میں قمری مہینے سال کے سارے موسموں یعنی گرما، سرما، بہار اور خزاں سے گزر جاتے ہیں۔ شمسی سال (گریگورین عیسوی سال) کی اوسط مدت 365.2425 دن اور قمری سال کی اوسط مدت 354.36706 دن ہے۔ قمری سال بقدر 10.87544 دن چھوٹا ہوا۔اگر 365.2425 دنوں کو 10.87544 دنوں پر تقسیم کیا جائے تو حاصل قسمت 33 سال اور کوئی سات ماہ بر آمد ہوگا یوں 33 قمری سالوں اور سات مہینوں کے بالمقابل شمسی سال 32 اور مہینے تقریباً سات ہوں گے یعنی دونوں تقویموں میں ایک سال کا فرق پڑے گا۔ نیز 391 گریگورین عیسوی سالوں کی دنوں میں مدت 403 قمری ہجری سالوں کی مدت سے قریب ترین ہے۔ 391 گریگورین سالوں کی مدت 365.2425x391=142809.81 دن بنتی ہے۔جبکہ 403 قمری سالوں کی مدت 354.36706x403=142809.92 دن بر آمد ہوتی ہے۔یوں یہ قمری مدت بقدر 11. دن یعنی کوئی 2 گھنٹے 38 منٹ زائد بنتی ہے یوں کوئی 3553 شمسی سالوں اور کوئی 3663 قمری سالوں کے بعد ایک دن کا فرق پڑے گا کیونکہ ایک کو 11. پر تقسیم کرنے کے بعد حاصل قسمت کو 391 اور 403 سے ضرب دینے سے بالترتیب 3553 اور 3665 کی مقداریں حاصل ہونگی۔ چنانچہ طویل مدت تک ہر 391 شمسی سالوں کے بعد قمری تواریخ اور مہینے عود کریں گے، البتہ ہجری سالوں میں 403 سالوں کا اضافہ ہو جائے گا۔ مثلاً 21 دسمبر 1998ء گریگورین کو ہجری تاریخ یکم رمضان المبارک 1419ھ تھی۔391 سالوں کے بعد یعنی 21 دسمبر 2389ء گریگورین کو ہجری تاریخ یکم رمضان المبارک 1822ھ ہوگی۔ 391 شمسی سال پہلے یعنی 21 دسمبر 1607ء گریگورین کو ہجری تاریخ یکم رمضان 1016ھ تھی کیونکہ 1419 سے 403 قمری سال کم کرنے سے ہجری سال 1016 بر آمد ہوتا ہے۔ تاہم چونکہ ہجری تواریخ میں ایک دن کا فرق ممکن ہے لہذا مذکورہ حسابی تقابل تقریبی ہی رہے گا۔ حتمی اور یقینی نہیں یعنی ایک دن کا فرق ممکن ہے۔

چونکہ قمری تقویم ہر حال میں اور ہمیشہ موسموں کے مطابق نہیں ہو سکتی اور چونکہ سیرت طیبہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے غزوات و سرایا و دیگر واقعات کی توقیت قمری ہجری

تقویم میں ہے اس لئے سیرت طیبہ کے توقیتی تضادات کو سمجھنے، انہیں دور کرنے بلکہ خود صحیح توقیت کے لئے قمری تقویم کا شمسی تقویم سے تقابل ایک دینی ضرورت ہے اور بعض مسائلِ شرعیہ کو سمجھنے میں بھی اس سے سہولت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ جیسا کہ آئندہ مباحث سے ثابت ہوگا سیرتِ طیبہ کے واقعات کی صحیح توقیت کے لئے یہودیوں کی عبرانی تقویم سے بھی ایک حد تک واقفیت ناگزیر ہے۔ چنانچہ تحویلات کی بحث کے تحت عبرانی تقویم بھی زیرِ بحث آئے گی۔

(ب) ہجری سالوں کے دن معلوم کرنا

سالہائے گزشتہ کو 354.36706 سے ضرب دیں اب سالِ رواں کے گزشتہ مہینوں کو 29.530588 سے ضرب دیں اور حاصل ضرب میں رواں مہینے کی تاریخ کا عدد بھی جمع کریں۔ ان تمام بر آمد کردہ دنوں کو باہم جمع کرلیں۔ مثلاً 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ کے دن ہمیں مطلوب ہیں۔ 1416 سال گزر چکے ہیں اور سال 1417ھ رواں ہے۔

(354.36706x1416)+(29.530588x4)+4=501905.87 = 501906

دن (کیونکہ کسر اعشاریہ نصف سے زائد ہے اور اسے پورا دن شمار کیا گیا ہے، ۹ جمادی الاولیٰ قمری سال کا پانچواں مہینہ ہوتا ہے اس لئے گزشتہ چار قمری مہینوں کو 29.530588 سے ضرب دی گئی ہے اور مجموعہ میں جمادی الاولیٰ کے چار دن بھی جمع کر کے دنوں کی کل تعداد 501906 دن بر آمد ہوئی مذکورہ ہجری تاریخ کے بالمقابل گریگورین تقویم کی تاریخ 18 ستمبر 1996ء تھی اور گزشتہ مباحث میں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ 18 ستمبر 1996ء کے کل دن 728920 تھے۔ ان سے 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ کے 501906 دن تفریق کئے تو باقی 227014 دن حاصل ہوئے جس کی گریگورین تاریخ 18 جولائی 622ء بنتی ہے۔ چنانچہ یکم محرم 1ھ کو گریگورین تاریخ 19 جولائی 622ء ہوئی۔ 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ یا 18 ستمبر 1996ء گریگورین کو بدھ کا دن تھا۔ مذکورہ ہجری تاریخ یعنی 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ تک کے قمری ایام 501906 بر آمد ہوئے تھے۔ انہیں سات پر تقسیم کیا تو باقی 6 دن بچے۔ بدھ سے معکوس سمت میں چھٹا دن جمعۃ المبارک بر آمد ہوا، پس ثابت ہوا کہ یکم محرم 1ھ کو جمعہ کا دن تھا اور اس کے مقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ 19 جولائی 622ء کو بھی

جمعہ تھا۔ گریگورین تقویم کے ذیلی عنوان "ج" کے تحت بیان کردہ طریقے کے مطابق دن کی تخریج یوں ہوگی۔ 621 کو 400 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ سال 221 لئے۔ (1.25x221 کا حاصل ضرب حذف کسر)+(یکم جنوری سے 19 جولائی تک کے 200 دن)= 476دن، 476-2+2=476, 476 کو سات پر تقسیم کرنے سے تقسیم پوری ہوگئی لہذا دن جمعہ تھا۔ اس گریگورین تاریخ یعنی 19 جولائی 622ء کو جیولین تقویم میں بدلنے سے تاریخ 16 جولائی 622ء حاصل ہوئی، چنانچہ 16 جولائی 622ء جیولین کو بھی جمعہ کا دن تھا جیساکہ جیولین تقویم کے ذیلی عنوان "ج" کے تحت حسابی تخریج سے ثابت کیا جا چکا ہے۔

جیولین عیسوی تقویم اور ہجری تقویم کے تقابل سے بعض اوقات یکم محرم 1ھ کے بالمقابل جیولین تاریخ 18 جولائی 622ء بروز جمعرات بر آمد ہوتی ہے۔ لیکن اکثر وبیشتر 16 جولائی 622ء بروز جمعہ کی تاریخ ہی بر آمد ہوگی اور آئندہ صفحات میں اوقاتِ قران کے عنوان کے تحت واضح کیا جائے گا کہ جدید ترین تحقیق کے مطابق یکم محرم 1ھ کو 16 جولائی 622ء جیولین بمطابق 19 جولائی 622ء گریگورین بروز جمعہ ہی کی تاریخ تھی گو بعض متقدمین اور دور حاضر کے بعض اہل علم نے یکم محرم 1ھ کا دن جمعرات لکھا ہے۔

(ج) قمری ہجری تقویم میں ایام ہفتہ معلوم کرنا

تاریخ معلوم تک کے کل ایام بر آمد کر کے انہیں سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیں۔ چونکہ یکم محرم 1ھ کو جمعہ کا دن تھا۔ اس لئے سات پر تقسیم کرنے سے اگر ایک باقی بچا ہو تو دن جمعہ ہوگا، دو بچیں تو ہفتہ ہوگا، تین بچیں تو دن سوموار ہوگا، اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔ اگر تقسیم پوری ہوگئی ہو اور باقی کچھ نہ بچا ہو تو دن جمعرات ہوگا۔ اگر اس طریقے میں معمولی ترمیم یوں کی جائے کہ دنوں کی مجموعی تعداد سے ایک دن کم کر دیا جائے یا بالفاظ دیگر رواں ہجری تاریخ سے پہلے کے دن محسوب کئے جائیں اور رواں تاریخ کا دن نہ ڈالا جائے تو ان دنوں کو سات پر تقسیم کرنے سے ایک بچے تو دن ہفتہ ہوگا، دو بچیں تو اتوار ہوگا اسی طرح آگے تک شمار کرتے جائیں۔ اگر تقسیم پوری ہوگئی ہو تو دن جمعۃ المبارک ہوگا۔ مثلاً 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ تک کے کل ایام 501906 بر آمد ہوئے تھے۔ ان سے ایک دن کم کیا تو

501905دن حاصل ہوئے۔ انہیں سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیا تو 5باقی بچے۔ ہفتہ کے دن سے شمار کیا تو پانچواں دن بدھ برآمد ہوا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سالہائے گزشتہ کو 4.36706سے ضرب دیں کیونکہ 354.36706 کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 4.36706اور 29.530588 کو سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 1.530588 برآمد ہوگا اب گزشتہ مہینوں کو 1.530588سے ضرب دیں اور حاصل ضرب میں ماہ رواں کی تاریخ سے پہلے کے دن بھی جمع کریں۔ سالوں مہینوں اور رواں تاریخ سے پہلے کے دن سب کے سب باہم جمع کر کے انہیں سات پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیں اور مذکورہ بالا عمل کریں، مثلاً 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ کے لئے عمل یوں ہوگا کہ 1416 کو 4.36706سے ضرب دیں گے اب گزشتہ چار مہینوں کو 1.530588 سے ضرب دیں گے۔ رواں مہینے جمادی الاولیٰ کی رواں تاریخ 4 ہے۔ اس سے پہلے اس مہینے کے تین دن گزر چکے ہیں۔ ان تمام ایام کو جمع کر کے میزان معلوم کریں۔

(4.36706 x 1416) + (1.530588 x 4) + 3 = 6192.87 دن =

6193دن، انہیں سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 5برآمد ہوا۔ ہفتہ سے دنوں کو شمار کیا تو پانچواں دن بدھ برآمد ہوا۔

(د) قبلِ ہجرت سالوں کے دن معلوم کرنا

رواں قبل ہجری سال کو 354.36706 سے ضرب دیں اب مثبت سمت کے گزشتہ مہینوں کو 29.530588سے ضرب دے کر ان میں رواں قمری مہینے کی تاریخ معلوم سے ایک دن پہلے تک کے ایام بھی جمع کریں۔ اس مجموعہ کو پہلے سے حاصل کردہ منفی ایام میں جمع کریں تو منفی سمت میں ہجری تقویم کے ایام برآمد ہوں گے۔ مثلاً ہمیں 28 شعبان 4517 قبل ہجرت کے دن مطلوب ہیں۔

(-354.36706x4517) + (29.530588x7) + 28-1=

(-1600676+206.71411+27) = -1600442.3 = 1600442دن

(کیونکہ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے)

(ھ) قبلِ ہجرت تقویم کے ایامِ ہفتہ معلوم کرنا

قبلِ ہجرت منفی سالوں کے دنوں کی تعداد مذکورہ بالا طریقے کے مطابق معلوم کرکے اسے سات پر تقسیم کرکے باقی ماندہ عدد لیں اور جمعرات سے معکوس سمت میں دن شمار کریں۔ تو متعلقہ دن بر آمد ہوگا۔ کیونکہ یکم محرم 1ھ کو جمعہ تھا۔ لہذا منفی سمت میں پہلا دن جمعرات تھا۔ مثلاً ہمیں 28 شعبان 4517ق ھ کی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہے۔ مذکورہ تاریخ تک منفی سمت کے ایام کی تعداد 1600442 دن بر آمد ہوئی تھی، انہیں سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 4 حاصل ہوا۔ جمعرات سے معکوس سمت میں چوتھا دن سوموار بر آمد ہوا۔ اگر تقسیم پوری ہو جائے اور کچھ باقی نہ بچے تو دن جمعہ ہوگا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رواں منفی سال کو 4.36706 سے ضرب دیں اور مثبت سمت کے گزشتہ قمری مہینوں کو 1.530588 سے ضرب دے کر رواں مہینے کی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کے ایام بھی جمع کریں اور اس مجموعے کو پہلے سے حاصل کردہ منفی ایام میں جمع کرکے انہیں سات پر تقسیم کرکے باقی ماندہ لیں اور مذکورہ بالا طریقے کے مطابق متعلقہ دن معلوم کرلیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا تاریخ 28 شعبان 4517 قبلِ ہجرت کا دن =(4.36706x4517-) + (1.530588x7) 27+ = -19688.29=19688 دن، انہیں سات پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد منفی سمت میں 4 بر آمد ہوا۔ جمعرات سے معکوس سمت میں چوتھا دن سوموار ہوا۔(۱۰)

(و) ہجری تقویم کے ایام کو سالوں میں بدلنا

ان ایام کو 354.36706 پر تقسیم کریں۔ حاصل قسمت کے صحیح اعداد سے گزشتہ ہجری سال ظاہر ہوں گے چنانچہ اسے رواں سال بنانے کے لئے ان سالوں میں ایک سال کا اضافہ کریں۔ صحیح اعداد کے ساتھ جو کسر اعشاریہ تھی اسے 12 سے ضرب دیں۔ حاصل ضرب کے صحیح اعداد سے گزشتہ مہینے ظاہر ہوں گے۔ ان کو رواں ماہ میں لانے کے لئے ان میں مزید ایک ماہ کا اضافہ کریں۔ حاصل ضرب کے صحیح اعداد کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.530588 سے ضرب دیں۔ حاصل ضرب سے رواں تاریخ بر آمد ہوگی۔ اس حاصل ضرب میں اگر کسر اعشاریہ نصف سے کم ہو تو اسے نظر انداز کریں۔ اگر نصف سے زائد ہو یعنی

5. سے زائد ہو تو اسے پورا عدد شمار کریں۔ مثلاً ہمیں 501906 دنوں کو ہجری تقویم میں لانا ہے۔ انہیں 354.36706 پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت 1416.3449 بر آمد ہوا۔ حاصل قسمت کے صحیح اعداد 1416 ہیں یعنی 1416 سال پورے ہو کر رواں ہجری سال 1417 ہوا۔ اب کسر اعشاریہ 3449. کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 4.1388 بر آمد ہوا۔ حاصل ضرب کا صحیح عدد 4 ہے یعنی 4 ماہ پورے ہو کر پانچواں قمری مہینہ جمادی الاولیٰ کارواں ہے۔ اب کسر اعشاریہ 1388. کو 29.530588 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 4.098 بر آمد ہوا کسر اعشاریہ چونکہ نصف سے کم ہے لہذا اسے نظر انداز کیا تو رواں تاریخ 4 بر آمد ہوئی۔ پس مطلوبہ ہجری تاریخ 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ بر آمد ہوئی۔

(ز) قبلِ ہجرت تقویم کے دنوں کو سالوں میں بدلنا

منفی سمت کے ان ایام کو 354.36706 پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت کے صحیح اعداد سے گزشتہ قبل ہجرت سال ظاہر ہوں گے۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دیں۔ حاصل ضرب کے صحیح عدد سے منفی سمت کے گزشتہ مہینے بر آمد ہوں گے۔ انہیں مثبت سمت میں لانے کے لئے ان میں بارہ جمع کریں۔ مہینوں کے ساتھ والی منفی کسر اعشاریہ کو 29.530588 سے ضرب دیں تو منفی سمت کے دن معلوم ہوں گے۔ انہیں مثبت سمت میں لانے کے لئے ان میں 30.530588 دن جمع کریں تو رواں تاریخ بر آمد ہو گی۔ مثلاً ہمیں منفی سمت کے یعنی قبل ہجرت کے 1600442 دنوں کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لانا ہے۔ (1600442) کو 354.36706 پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت 4516.3396- بر آمد ہوا۔ یعنی منفی سمت 4516 سال پورے ہو کر سال 4517 قبل ہجرت چل رہا تھا۔ کسر اعشاریہ 3396. کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب (4.0752-) بر آمد ہوا یعنی مثبت سمت میں مہینہ 12-4=8= شعبان رواں تھا۔ کسر اعشالایہ 0752. کو 29.530588 سے ضرب دی تو حاصل ضرب (2.2207002-) بر آمد ہوا اسے 30.530588 یں جمع کیا تو جواب 28.309 بر آمد ہوا۔ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے لہذا اسے نظر انداز کرنے سے مثبت سمت میں تاریخ 28.309 بر آمد ہوا۔ کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے لہذا اسے نظر انداز کرنے سے مثبت سمت میں تاریخ 28 بر آمد ہوئی، پس مطلوبہ تاریخ 28 شعبان 4517 قبل

ہجرت بر آمد ہوئی۔

6- اوقاتِ قِرَان (اجتماع شمس و قمر)

(الف) قمری تقویم کی بنیاد زمین کے گرد چاند کی ماہانہ گردش پر ہے اور ہر مہینے کا آغاز نئے چاند سے ہوتا ہے۔ جب سورج اور چاند کا کسی نقطۂ فلک پر اجتماع ہوتا ہے تو اسے قران (بکسر قاف) کہا جاتا ہے۔ اسی وقت سے نئے چاند کی طبعی عمر شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کا حجم بڑھنے لگتا ہے۔ چاند کی طبعی عمر کے اس آغاز کو فلکی اصطلاح میں ولادتِ قمر کہا جاتا ہے۔ ماہرین کے مشاہدات اور محتاط اندازوں کے مطابق رؤیتِ ہلال (ننگی آنکھوں سے چاند نظر آنے) اور ولادتِ قمر کا درمیانی وقفہ کم از کم 20 گھنٹوں کا ہونا چاہئے۔ یعنی ولادتِ قمر سے غروبِ شمس تک بیس گھنٹے ہوگئے ہوں تو چاند کا نظر آنا ممکن ہے یہ وقفہ بیس گھنٹوں سے جس قدر بڑھتا جائے گا رؤیت ہلال کا امکان بھی اسی تناسب سے بڑھتا جائے گا۔ (۱۱)

راقم الحروف کے پاس گرین وچ کی مشہور رصدگاہ کے جاری کردہ اوقاتِ قران 569ء سے 907ء تک اور 1980ء سے 2049ء تک کے سالوں کے موجود ہیں۔ 569ء سے 907ء جیولین تقویم کے عیسوی سالوں کے اوقات قرانِ بغداد کے معیاری وقت کے مطابق ہیں جبکہ 1980ء سے 2049ء تک کے گریگورین تقویم کے عیسوی سالوں کے اوقاتِ قران گرین وچ کے معیاری وقت کے مطابق ہیں۔ پاکستان کا معیاری وقت 5 گھنٹے آگے ہے لہذا پاکستان کے لئے گرین وچ کے اوقات میں 5 گھنٹے کا اضافہ کرنا ہوگا۔

جیولین عیسوی سال 622 کے جولائی کے مہینے میں بغداد کے معیاری وقت کے مطابق چودہ جولائی کو قران یعنی اجتماع شمس و قمر کا وقت آٹھ بج کر اکتیس منٹ پر تھا۔ چونکہ غروب شمس تک 20 گھنٹے کا وقفہ نہیں بنتا لہذا چاند 15 جولائی 622ء جیولین کو غروب شمس کے وقت نظر آیا اور قمری مہینے کی پہلی تاریخ کا آغاز ہوا یعنی 622ء جیولین کو چاند کی پہلی تاریخ تھی۔ گزشتہ مباحث میں یہ بتایا جاچکا ہے کہ ہجری تقویم کا آغاز 16 جولائی 622ء بروز جمعہ سے ہوا تھا۔ یوں وقت قران سے بھی ہماری حسابی تخریج کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا۔ یہاں یہ یاد رہے کہ قمری تقویم میں تاریخ کا آغاز غروب شمس سے ہوتا ہے اور عیسوی تقویم میں آج کل دن کا آغاز رات کے بارہ بجے سے ہوتا ہے اس لئے حقیقت میں یکم محرم 1ھ کو جیولین تاریخ

15 جولائی تھی کیونکہ غروب شمس کے وقت یہی تاریخ تھی چونکہ ہم ہجری تقویم کا تقابل عیسوی شمسی تقویم سے کر رہے ہیں لہذا شمسی تقویم کا اعتبار کرتے ہوئے یہی کہا جاتا ہے کہ یکم محرم 1ھ کو عیسوی جیولین تقویم کی تاریخ 16 جولائی 622ء تھی۔

سالہائے 1999ء تا 2004ء (چھ سالوں) کے اوقاتِ قران آئندہ سطور میں پیش کئے جارہے ہیں۔ مکرر لکھا جارہاہے کہ یہ گرین وچ کے اوقات ہیں۔ پاکستان کے معیاری وقت کے لئے ان میں پانچ گھنٹوں کا اور سعودی عرب کے معیاری وقت کے لئے ان میں تین گھنٹوں کا اضافہ کریں۔ ان اوقاتِ قرآن سے رؤیت ہلال کی امکانی تواریخ کا صحیح ترین اندازہ لگانے میں بڑی مدد ملتی ہے لہذا رؤیتِ ہلال کمیٹیوں کے ارکان بالخصوص اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ مثلاً سال 1999ء کے اوقاتِ قران سے معلوم ہوگا کہ مارچ 1999ء میں 17 مارچ کو گرین وچ کے وقت کے مطابق 49-18 پر قران واقع ہوا۔ پاکستان کا معیاری وقت 49-23 تھا۔ اس میں 20 گھنٹے جمع کئے تو 18 مارچ کو 49-19 کا وقت ظاہر ہوا۔ پس 18 مارچ کو غروب شمس کے وقت چاند کی عمر 20 گھنٹے سے کم تھی لہذا چاند 19 مارچ کو بوقت غروب شمس نہایت نمایاں نظر آیا کیونکہ اس وقت تک چاند کی عمر اکتالیس گھنٹوں سے بھی کچھ زائد تھی لہذا یکم ذی الحجہ 1419ھ کے بالمقابل عیسوی تاریخ 20 مارچ 1999ء ہوئی اور پاکستان میں عید الاضحیٰ 29 مارچ 1999ء بروز اتوار قرار پائی رؤیت ہلال کمیٹی کا فیصلہ بھی یہی تھا۔ سعودی عرب کے معیاری وقت کے مطابق یہ قران بوقت 49-21 ہوا غروب شمس تک تقریباً 20 گھنٹے ہو جاتے ہیں۔ لہذا سعودی عرب میں 18 مارچ کو چاند نظر آنے کا خفیف احتمال تھا۔ لیکن سعودی حکومت کے اعلان کے مطابق یکم ذی الحجہ کا آغاز 17 مارچ 1999ء کو بوقت غروب شمس ہوگیا یوں 18 مارچ 1999ء کو سعودی عرب میں ذی الحجہ کی پہلی تاریخ قرار پائی، یوم عرفہ 26 مارچ بروز جمعہ اور عید الاضحیٰ 27 مارچ بروز سنیچر قرار پائی۔ حالانکہ سعودی عرب میں ولادتِ قمر کا وقت 49-21 یعنی رات کے نو بج کر انچاس منٹ پر تھا اور گزشتہ سطور میں ولادت قمر اور رؤیت ہلال کا فرق واضح کیا جاچکا ہے۔ صحیح حدیث نبوی ﷺ کے مطابق قمری تواریخ کا تعین رؤیت ہلال کی بنا پر ہونا چاہیے، چنانچہ ارشاد ہے صوموا لرؤیۃ وافطروا لرؤیۃ یعنی چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، یعنی رمضان المبارک کے روزے چاند دیکھ کر شروع کرو اور عید الفطر کی عید بھی چاند دیکھ کر کرو۔ اندریں

حالات قمری تواریخ کے تعین بالفاظ دیگر کسی بھی قمری ماہ کے غرّہ (پہلی تاریخ) کے تعین کا سعودی حکومت کا طریقہ ہماری سمجھ سے توبالاتر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حنبلی فقہ کے مطابق رؤیت ہلال کے لئے ایک شخص کی شہادت بھی معتبر ہے اور کسی نہ کسی اللہ کے بندے کو چاند خواہ مخواہ نظر آہی جاتا ہے۔ کچھ یہی حال صوبہ سرحد کے ہمارے پاکستانی بھائیوں کا ہے، رؤیت ہلال کے معاملے میں ان کی بصارت خاصی تیز واقع ہوئی ہے۔

(ب) ایک نہایت اہم استفتاء

مذکورہ بالا صورتِ حال کے پیش نظر اہل علم سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس صورتِ حال کو معمولی سمجھتے ہوئے نظر انداز نہ فرمائیں اور درج ذیل امور پر مفتیان کرام فتویٰ صادر فرمائیں کیونکہ احکام شرعیہ مثلاً عیدین، حج اور صیام رمضان وغیرہ کی صحیح بجاآوری انہی امور کی صحیح وضاحت پر موقوف نظر آتی ہے۔

(1) دور حاضر میں رصدگاہیں ولادت قمر کے اوقات کا تعین کرتی ہیں اور یہ اس حد تک صحیح ہوتا ہے کہ ان اوقات کا اصل اوقاتِ قران وولادت قمر سے صرف چند سیکنڈوں (ثانیوں) کا فرق ہوسکتا ہے۔ اہلِ ہیئت کا دعویٰ یہی ہے اور قرائن وشواہد سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے برعکس رؤیت ہلال کی سوفیصد درست پیشگوئی ابھی تک اس سائنسی دور میں بھی ممکن نہیں، البتہ مشاہدات اور محتاط اندازوں کے مطابق اگر غروب شمس تک چاند کی عمر 20 گھنٹے یا اس سے زائد ہوگئی ہو تو چاند نظر آنے کا امکان ہے اور چاند کی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ امکان قوی تر ہوجاتا ہے۔ کیا شرعاً یہ درست ہوگا کہ یہود ونصاریٰ کے طرز پر چاند کی پہلی تاریخ کا تعین رؤیت ہلال کی بجائے ولادت قمر کے اوقات سے کیا جائے؟

(2) اگر ولادتِ قمر کو رؤیت ہلال کے قائم مقام قرار دیا جائے تو کس وقت کی ولادت قمر معتبر ہوگی؟ مثلاً ولادت قمر کا وقت 22 بجے یعنی رات کے دس بجے کا ہے اور اسلامی قمری دن کا آغاز غروب شمس سے ہوتا ہے تو کیا شرعاً یہ درست ہوگا کہ جس روز رات کے دس بجے ولادت قمر ہوئی اسی روز سے قمری تاریخ کا آغاز کرتے ہوئے اگلے روز کی عیسوی تاریخ کے بالمقابل چاند کی پہلی تاریخ سمجھ لی جائے جیساکہ سعودی حکومت نے 18 مارچ 1999ء کو ذی الحجہ 1419ھ کی پہلی تاریخ قرار دیا؟

(3) اگر ایک شخص رؤیت ہلال کی شہادت دے بلکہ ایک جم غفیر کی بجائے چند لوگوں کی شہادت بھی ہو تو بھی خبر واحد ہونے کی وجہ سے ظنی نقلی دلیل کا کام دے گی جبکہ ولادت قمر کے حسابی اوقات ایسی عقلی دلیل ہیں۔ جسے اگر ظنی بھی تسلیم کیا جائے تو بھی یہ اوقات اقرب الی الصحۃ ہیں جب دو ظنی دلیلوں میں تعارض ہو تو عقلاً و شرعاً ترجیح اسی دلیل کو حاصل ہونی چاہئے جس کا صحیح ہونا راجح بھی ہے اور اقرب الی الفہم بھی۔ اندریں صورت رؤیت ہلال کی ظنی نقلی دلیل اگر قوی تر حسابی عقلی دلیل سے معارض و مخالف ہو تو اسے نظر انداز کرنا کیونکر درست ہوگا؟

جدول اوقات قران (اجتماع شمس و قمر) بمطابق گرین وچ اوقات برائے

سالہائے 1999ء تا 2004ء

	سال 1999ء		سال 2000ء		سال 2001ء	
عیسوی مہینہ	تاریخ قران	وقت قران	تاریخ قران	وقت قران	تاریخ قران	وقت قران
جنوری	17	15-47	6	18-15	24	13-08
فروری	16	6-40	5	13-04	23	8-22
مارچ	17	18-49	6	5-18	25	1-22
اپریل	16	4-23	4	18-13	23	15-27
مئی	15	12-06	4	4-13	23	2-47
جون	13	19-04	2	12-15	21	11-59
جولائی	13	2-25	1	19-21	20	19-45
جولائی	X	X	31	2-26	X	X
اگست	11	11-09	29	10-20	19	2-56
ستمبر	9	22-03	27	19-54	17	10-28
اکتوبر	9	11-36	27	7-59	16	19-24
نومبر	8	3-54	25	23-12	15	6-41
دسمبر	7	22-32	25	17-23	14	20-48

	سال 2002ء		سال 2003ء		سال 2004ء	
عیسوی مہینہ	تاریخ قران	وقت قران	تاریخ قران	وقت قران	تاریخ قران	وقت قران
جنوری	13	13-30	2	20-24	21	21-06
فروری	12	7-42	1	10-49	20	9-19
مارچ	14	2-04	3	2-36	20	22-42
اپریل	12	19-22	1	19-20	19	13-22
مئی	12	10-46	1	12-16	19	4-53
مئی	X	X	31	4-21	X	X
جون	10	23-48	29	18-40	17	20-28
جولائی	10	10-27	29	6-54	17	11-25
اگست	8	19-16	27	17-27	16	1-25
ستمبر	7	3-11	26	3-10	14	14-30
اکتوبر	6	11-19	25	12-51	14	2-49
نومبر	4	20-36	23	23-00	12	14-28
دسمبر	4	7-35	23	9-44	12	1-30

اوقات قران کی مذکورہ جدول نہایت کارآمد ہے اس کی مدد سے رؤیت ہلال کی تواریخ کی پیشگوئی کی چند مثالیں یہ ہیں۔

1- یہ سطور محرم 1420ھ سے پہلے لکھی جارہی ہیں۔ 16 اپریل 1999ء کو پاکستانی وقت کے مطابق قران 23-9 پر ہوگا چونکہ 16 اپریل کو غروب شمس کے وقت چاند کی عمر 20 گھنٹے سے بہت کم ہوگی لہذا چاند 17 اپریل کو نظر آئے گا اور یکم محرم 1420ھ بمطابق 18 اپریل 1999ء بروز اتوار ہوگی۔ اسی طرح پاکستانی وقت کے مطابق اگلے ماہ 15 مئی 1999ء کو 06-17 پر قران ہوگا لہذا چاند 16 مئی کو نظر آئے گا اور 17 مئی کو یکم صفر 1420ھ ہوگی۔

2- 8 دسمبر 1999ء کو پاکستانی وقت کے مطابق قران 32-3 پر ہوگا اس لئے چاند 9 دسمبر کو نظر آئے گا اور 10 دسمبر کو یکم رمضان المبارک 1420ھ ہوگی۔ اگلے ماہ پاکستانی

وقت کے مطابق 6 جنوری 2000ء کو 15-23 پر قران ہو گا لہذا چاند 7 جنوری کو نظر نہیں آئے گا بلکہ 8 جنوری کو نظر آئے گا اور عید الفطر یعنی یکم شوال 1420ھ بمؤرخہ 9 جنوری 2000ء بروز اتوار ہو گی۔ 6 مارچ 2000ء کو پاکستانی وقت کے مطابق قران 10-18 پر واقع ہو گا، چاند 7 مارچ کو نظر آئے گا 8 مارچ 2000ء کو ذی الحجہ 1420ھ کی پہلی تاریخ ہو گی اور عید الاضحیٰ 17 مارچ 2000ء کو ہو گی۔

تحویلات (حصہ اول)

(1) ہجری تقویم کی عیسوی تقویم میں تحویل

(الف) گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل :

پہلا طریقہ :

ہجری سال کے تاریخ معلوم تک دن بر آمد کر کے ان میں 227014 دن جمع کریں کیونکہ ہجری تقویم کے آغاز سے قبل گریگورین عیسوی تقویم کے 227014 دن گزر چکے تھے۔ حاصل جمع سے عیسوی تقویم کے ایام بر آمد ہوں گے۔ ان ایام کو حصہ "مبادیات" میں بیان کردہ قواعد کے مطابق عیسوی تقویم میں لے آئیں۔ مثلاً ہمیں 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ کی گوریگورین عیسوی تقویم میں مطلوب ہے۔

= 227014 + 4 + (29.530588x4) + (354.36706x1416)

728919.87 = 728920 دن۔ اب ان دنوں کو عیسوی تقویم میں لانے کے لئے 365.2425 پر تقسیم کیا تو صحیح اعداد میں حاصل قسمت 1995 حاصل ہوا۔ یعنی عیسوی تقویم کے 1995ء سال پورے ہو کر 1996ء چل رہا ہے۔ اب 1995ء سالوں کے دن معلوم کر کے انہیں 728920 دنوں سے تفریق کرنے سے سال 1996ء کے دن معلوم ہو جائیں گے۔ چنانچہ (365.25 x 1995 کا حاصل ضرب بحذف کسر) 728658=4+19 دنوں کو 728920 دنوں سے تفریق کیا تو سال 1996ء کے 262 دن بر آمد ہوئے۔ یکم جنوری سے دنوں کو محسوب کیا تو 262 واں دن 18 ستمبر ہوا۔ پس

مطلوبہ تاریخ 18 ستمبر 1996ء بر آمد ہوئی۔(۱)

دوسرا طریقہ :

رواں ہجری سال کو 970224. سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 621.5774 جمع کریں حاصل جمع کے صحیح اعداد سے رواں عیسوی سال بر آمد ہو گا۔ کسر اعشاریہ کو 365 سے ضرب دے کر ایام بر آمد کریں۔ اگر عیسوی سال لیپ کا ہو تو 366 سے ضرب دے کر ایام بر آمد کریں۔ مثلاً ہمیں یکم محرم 1408ھ کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانا ہے۔ (970224x1408.)+621.5774=1987.6527 یعنی سال 1987ء رواں ہے۔ (365 x .6527) = 238.23 = 238 دن۔ سال 1987ء کا 238 واں 26 اگست بر آمد ہوا پس مطلوبہ تاریخ 26 اگست 1987ء ہے۔(۲) اور مثلاً ہمیں 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ کی گریگورین عیسوی تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ ہم پہلے 4 جمادی الاولیٰ کی تاریخ سے ایک دن پہلے تک کے ایام معلوم کر کے انہیں 354 پر تقسیم کر کے اعشاری تحویل میں لائیں گے اور اس کے ساتھ سال 1417ھ کو شامل کر کے مذکورہ بالا عمل کریں گے۔ تاریخ سے ایک عدد اس لئے کم کیا کہ اس کلیہ کی تشکیل میں یکم محرم کی تاریخ "یکم" نظر انداز کر دی گئی تھی۔ چنانچہ 3 جمادی الاولیٰ تک دنوں کی تعداد 3 + 121 = (29.5x4) دن بر آمد ہوئی۔ انہیں 354 پر تقسیم کرنے سے اعشاری کسر 3418. حاصل ہوئی اس کے ساتھ سال 1417ھ کو بھی شامل کیا تو 3 جمادی الاولیٰ 1417ھ کی اعشاری تحویل 1417.3418 بر آمد ہوئی اب 621.5774 + 1996.7164 = (970224. x 1417.3418)، یعنی سال 1996ء بر آمد ہوا۔ اب 262 = (366x .7164) = 262.20 دن بر آمد ہوئے، سال 1996ء کا 262 واں دن 18 ستمبر ہے پس مطلوبہ تاریخ 18 ستمبر 1996ء بر آمد ہوئی۔

وضاحت :

مذکورہ کلیہ کی تشکیل میں ہم نے بغرض سہولت رواں ہجری سال لیا ہے تا کہ عیسوی تقویم کا بھی رواں سال ہی بر آمد ہو۔ یکم محرم 1ھ کو گریگورین تاریخ 19 جولائی 622ء ہے۔(۳) رواں ہجری سال 1ھ ہے۔ ہم اسے 354.36706 سے ضرب دے

کر حاصل ضرب کو 365.2425 پر تقسیم کریں تو یہ عیسوی سال میں بدل جائے گا چونکہ 354.36706 کو 365.2425 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 970224. بر آمد ہو گا لہذا ہم نے سال رواں 1ھ کو 0.970224 سے ضرب دی تو جواب 070224. ہی رہا۔ چونکہ یکم محرم 1ھ کو عیسوی تاریخ 19 جولائی 622ء ہے ہم اس تاریخ کو اعشاری تحویل میں لائیں گے، یکم جنوری سے 19 جولائی تک کے دنوں کی تعداد 200 ہے انہیں 365.2425 پر تقسیم کر کے سال 622 کو ساتھ ملایا تو 19 جولائی 622ء کی اعشاری تحویل 622.54758 حاصل ہوئی اب اس سے 970224. کو تفریق کیا تو حاصل تفریق 621.57736 بر آمد ہوا۔ اسے 621.5774 سمجھ لیں پس کلیہ یوں بر آمد ہوا۔ (رواں ہجری سال ×970224.)+621.5774 کے عمل سے بر آمد ہونے والے صحیح اعداد رواں عیسوی سال کو ظاہر کریں گے۔ کسر اعشاریہ کو 365 سے ضرب دینے سے اس سال کے ایام بر آمد ہوں گے۔ یکم جنوری سے دنوں کو محسوب کر کے تاریخ بر آمد کی جائے گی۔ اگر عیسوی سال لیپ کا ظاہر ہوا ہو تو کسر اعشاریہ کو 366 سے ضرب دیں گے۔

ان تمام تحویلات کے دوسرے طریقے کے عملی اطلاق میں بغرض سہولت عام عیسوی سال 365 دن کا، لیپ کا سال 366 دن کا لیا جائے گا۔ ہجری سال 354 دن کا اور ہجری مہینہ 29.5 دن کا لیا جائے گا۔

(ب) گریگورین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ :

تاریخ معلوم تک عیسوی تقویم کے ایام بر آمد کر کے ان سے 227014 دن تفریق کریں اس سے ہجری تقویم کے ایام بر آمد ہونگے مبادیات کے عنوان کے تحت دئے گئے طریقے کے مطابق ان ایام کو ہجری تقویم میں لے آئیں۔ مثلاً ہمیں 18 ستمبر 1996ء کی تحویل ہجری تقویم میں مطلوب ہے۔ (365.25x1995 کا حاصل ضرب حذف کسر) + (262 - 19 + 6 - 227014) = 501906 ہجری دن بر آمد ہوئے انہیں 354.36706 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 416.3449 بر آمد ہوا۔ یعنی 1416 سال پورے ہو کر رواں ہجری سال 1416ھ ہے۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب

دی تو حاصل ضرب 4.1388 = 12 x .3449 بر آمد ہوا یعنی 4 قمری ماہ پورے ہو کر پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ کا رواں ہے۔ کسر اعشاریہ کو 29.530588 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 4 = 4.09 بر آمد ہوا۔ پس مطلوبہ ہجری تاریخ 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ ہے۔

دوسرا طریقہ :

عیسوی سال کو .970224 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 640.6478 تفریق کریں۔ حاصل تفریق کے صحیح اعداد سے رواں ہجری سال بر آمد ہو گا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب کے صحیح عدد سے گزشتہ مہینے سال رواں کے ظاہر ہوں گے۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.5 سے ضرب دینے سے ہجری سال کی رواں مہینے کی تاریخ بر آمد ہو گی۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری 1999ء کو ہجری تقویم میں لانا ہے۔ 1999ء کو .970224 پر تقسیم کر کے اس سے 640.6478 کو تفریق کیا تو حاصل تفریق 1419.7011 بر آمد ہوا۔ پس رواں ہجری سال 1419ہے۔ کسر اعشاریہ .7011 کو 12 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب 8.4132 حاصل ہوا، یعنی 8 ماہ پورے ہو کر نواں مہینہ رمضان المبارک کا رواں ہے۔ کسر اعشاریہ 0.4132 کو 29.5 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 12.18 سے 12 تاریخ بر آمد ہوئی۔ پس مطلوبہ ہجری تاریخ 12 رمضان المبارک 1419ھ بر آمد ہوئی۔(۴) اور مثلاً اگر 18 ستمبر 1996ء کو ہجری تقویم میں لانا ہے تو 17 ستمبر تک دن معلوم کر کے انہیں 366 پر تقسیم کر کے سال 1996ء کو ساتھ ملایا تو 17 ستمبر 1996ء کی اعشاری تحویل 1996.7131 حاصل ہوئی یہاں ہم نے 18 ستمبر کی بجائے 17 ستمبر کی تاریخ لی یعنی 18 ستمبر کی تاریخ 18 کو نظر انداز کر دیا۔ کیونکہ سابقہ مثال میں ہم نے یکم جنوری کی "یکم" کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اب اس اعشاری رقم کو .970224 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 640.6478 کو کم کیا تو حاصل تفریق 1417.344 بر آمد ہوا یعنی ہجری سال 1417 رواں ہے۔ کسر اعشاریہ .344 کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 4.128 بر آمد ہوا یعنی چار قمری ماہ پورے ہو کر پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ کا رواں ہے۔ کسر اعشاریہ .128 کو 29.5 سے ضرب دی

تو رواں مہینے کے (29.5x.128)=3.77=4 دن برآمد ہوئے پس مطلوبہ تاریخ 4 جمادی الاولیٰ 1417ھ ہے۔

وضاحت

مذکورہ کلیہ کی تشکیل میں ہم نے بغرض سہولت رواں عیسوی سال لے کر اس طرح عمل کیا جس سے رواں ہجری سال برآمد ہو۔ چونکہ اس کلیہ کی تشکیل میں یکم جنوری کی ''یکم'' کو نظر انداز کرنا ہے لہذا یکم محرم 1ھ کے بالمقابل گریگورین تاریخ 19 جولائی 622ء سے ایک دن کم کر کے 18 جولائی 622ء کو اعشاری تحویل میں لانا ہے، چنانچہ 199 دنوں کو 365.2425 پر تقسیم کر کے سال 622 کو ساتھ ملایا تو 622.54484 کی رقم حاصل ہوئی۔ ظاہر ہے کہ اسے ہجری سالوں میں بدلنے کے لئے 970224. پر تقسیم کرنا ہو گا کیونکہ ہجری تقویم کو گریگورین عیسوی تقویم میں لانے کے لئے ہم نے ہجری سال کو 970224. سے ضرب دی تھی۔ چنانچہ 622.54484 کو 970224. پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 641.65062 حاصل ہوا۔ چونکہ ہجری تقویم کا آغاز عیسوی تقویم کے بعد ہوا تھا اس لئے مذکورہ رقم سے اب ایسی رقم تفریق ہو گی جس سے یکم محرم 1ھ کی اعشاری رقم برآمد ہو۔ یکم محرم کی تاریخ ''1'' کو 354.36704 پر تقسیم کر کے سال 1ھ کو ساتھ ملایا تو یکم محرم 1ھ کی اعشاری رقم 1.0028219 برآمد ہوئی۔ اسے 641.65062 سے تفریق کیا تو حاصل تفریق 640.6478 برآمد ہوا۔ پس کلیہ یوں بنا کہ عیسوی سال کو 970224. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 640.6478 تفریق کریں۔ حاصل تفریق کے صحیح اعداد سے رواں ہجری سال برآمد ہو گا۔ کسر اعشاریہ کو مہینوں اور دنوں میں لے آئیں جیسا کہ مثالوں سے واضح کیا جا چکا ہے۔

(2) (الف) ہجری تقویم کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ :

تاریخ معلوم تک ہجری تقویم کے دن معلوم کر کے ان میں 227016 دن جمع کریں کیونکہ ہجری تقویم کے آغاز سے قبل جیولین عیسوی تقویم کے 227016 دن گزر چکے تھے حاصل جمع سے جیولین عیسوی تقویم کے ایام برآمد ہوں گے۔ انہیں ''مبادیات'' کے

عنوان کے تحت بیان کردہ قوعد کے مطابق جیولین عیسوی تقویم میں لے آئیں مثلاً ہمیں یکم محرم 61ھ کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا ہے۔

(354.36706x60)+1+227016 =248279.02=248279 دن۔ انہیں جیولین عیسوی تقویم میں لانے کے لئے 365.25 پر تقسیم کیا تو صحیح اعداد میں حاصل قسمت 679 بر آمد ہوا۔ یعنی 679 سال پورے ہو کر لیپ کا سال 680ء رواں تھا۔ 679 سالوں کے دن معلوم کئے تو (x679 365.25 کے حاصل ضرب حذف کسر) سے 248004 دن بر آمد ہوئے۔ انہیں 248279 دنوں سے تفریق کیا تو سال 680ء کے 275 دن بر آمد ہوئے۔ 275 واں دن یکم اکتوبر کا بر آمد ہوا۔ پس مطلوبہ تاریخ یکم اکتوبر 680ء بر آمد ہوئی۔ (۵) سانحۂ کربلا 10 محرم 61ھ کا واقعہ ہے پس اس کے بالمقابل جیولین عیسوی تاریخ 10 اکتوبر 680ء تھی۔

دوسرا طریقہ:

رواں ہجری سال کو .970204 سے ضرب دے کر حاصل ضرب 621.5692 جمع کریں۔ حاصل جمع کے صحیح اعداد سے رواں جیولین عیسوی سال بر آمد ہوگا۔ کسر اعشاریہ کو 365 سے ضرب دے کر اس رواں سال کے ایام بر آمد کریں۔ اگر ظاہر ہونے والا سال لیپ کا ہو تو 266 سے ضرب دے کر ایام بر آمد کریں۔ یکم جنوری سے ان ایام کو محسوب کر کے مہینہ اور تاریخ معلوم کر لیں۔ مثلاً ہمیں یکم محرم 61ھ کے بالمقابل جیولین عیسوی تاریخ معلوم کرنی ہے۔ رواں سال 61 کو .970204 سے ضرب دے کر اس میں 621.5692 جمع کرنے سے 680.75164 کی رقم بر آمد ہوئی۔ یعنی رواں عیسوی سال 680 ہے۔ اب کسر اعشاریہ .75164 کو 366 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 275=275.10 سے اس سال کے دن معلوم ہوئے۔ 275 واں دن یکم اکتوبر بنا۔ پس مطلوبہ تاریخ یکم اکتوبر 680ء بر آمد ہوئی۔ اور مثلاً ہمیں سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت 18 ذی الحجہ 35ھ کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا ہے۔ ہم یہاں 18 ذی الحجہ کی بجائے 17 ذی الحجہ کی تاریخ لیں گے کیونکہ ہم نے کلیہ کی تشکیل میں یکم محرم کی ''یکم'' کو نظر انداز کر دیا ہے۔ 17 ذی الحجہ 35ھ کو اعشاری تحویل میں لانے کے لئے 17 ذی الحجہ

تک دن معلوم کئے تو (29.5x11)+17=341.5 دن حاصل ہوئے انہیں 354 پر تقسیم کر کے سال 35 ھ کو ساتھ ملایا تو 17 ذی الحجہ 35ھ کی اعشاری تحویل 35.964689 برآمد ہوئی۔ اب اسے 970204. سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 621.5692 کو جمع کیا تو حاصل جمع 656.46228 برآمد ہوا۔ یعنی سال رواں 656 عیسوی ہوا۔ کسر اعشاریہ 46228. کو 366 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب 169.19 سے 169 دن برآمد ہوئے۔ 169 واں دن 17 جون برآمد ہوا۔ اس لئے مطلوبہ تاریخ 17 جون 656ء جیولین برآمد ہوئی۔(۶) سالوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 366 سے ضرب اس لئے دی کہ 656ء لیپ کا سال ہے۔

وضاحت

یکم محرم 1ھ کو جیولین عیسوی تاریخ 16 جولائی 622ء تھی۔ سال کی اوسط مدت 354.36706 کو جیولین عیسوی سال کی اوسط مدت پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 970204. برآمد ہوا۔ چنانچہ رواں ہجری سال 1ھ کو 970204. سے ضرب دے کر اسے عیسوی سال میں بدلا تو حاصل ضرب 970204. ہی رہا۔ اب اس میں ایسی رقم جمع ہونی ہے کہ حاصل جمع سے 16 جولائی 622ء کی اعشاری تحویل ظاہر ہو۔ 16 جولائی تک دنوں کی تعداد 197 کو 365.25 پر تقسیم کر کے سال 622ء کو ساتھ ملایا تو 16 جولائی 622ء جیولین کی اعشاری تحویل 622.53935 برآمد ہوئی۔ اس سے 970204. کو تفریق کیا تو حاصل تفریق 621.56915 برآمد ہوا۔ اسے 621.5692 سمجھ لیا جائے۔ چنانچہ مذکورہ بالا کلیہ کی قدر 621.5692 برآمد ہوئی کلیہ کی تشکیل میں ہم نے بغرض سہولت رواں سال لیا ہے۔

(ب) جیولین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ:

تاریخ معلوم تک عیسوی تقویم کے ایام برآمد کر کے ان سے 227016 دن کم کرنے سے ہجری تقویم کے ایام برآمد ہوں گے۔ ''مبادیات'' کے ذیل میں دئے گئے قواعد کے مطابق انہیں ہجری تقویم میں لے آئیں، مثلاً ہمیں 10 اکتوبر 680ء جیولین کی ہجری

تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ (365.25x679 کا حاصل ضرب حذف کسر) +227016-284 = 21272 دن بر آمد ہوئے۔ جنہیں ہجری تقویم میں بدلنے کے لئے 354.36706 پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت 60.028152 بر آمد ہوا۔ یعنی 60 ہجری سال پورے ہو کر 61ھ رواں تھا۔ کسر اعشاریہ 028152. کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 0.337824 بر آمد ہوا۔ یعنی سال 61ھ کا کوئی مہینہ بھی مکمل نہیں ہوا تھا جبکہ پہلا مہینہ محرم کا رواں تھا۔ کسر اعشاریہ 337824. کو 29.530588 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 9.97=10 سے 10 تاریخ بر آمد ہوئی۔ پس مطلوبہ تاریخ 10 محرم 61ھ بر آمد ہوئی۔

دوسرا طریقہ

عیسوی سال کو 970204. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 640.6526 تفریق کریں حاصل تفریق کے صحیح اعداد سے رواں ہجری سال بر آمد ہوا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب کے صحیح عدد سے رواں سال کے گزشتہ مہینے بر آمد ہوں گے۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.5 سے ضرب دینے سے رواں مہینے کی تاریخ بر آمد ہو گی۔ مثلاً ہمیں جیولین تقویم کی یکم جنوری 630ء کو ہجری تقویم میں لانا ہے چنانچہ 630 کو 970204. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 640.6526 کم کرنے سے حاصل تفریق 8.69537 بر آمد ہوا۔ یعنی رواں ہجری سال 8ھ تھا۔ کسر اعشاریہ 69537. کو بارہ سے ضرب دی تو حاصل ضرب 8.34444 بر آمد ہوا۔ یعنی 8ھ قمری ماہ پورے ہو کر نواں مہینہ رمضان المبارک کا رواں تھا۔ کسر اعشاریہ 34444. کو 29.5 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 10.16 سے رمضان المبارک کی 10 تاریخ بر آمد ہوئی۔ پس مطلوبہ ہجری تاریخ 10 رمضان المبارک 8ھ بر آمد ہوئی۔(۷) اور مثلاً ہمیں 10 اکتوبر 680ء کو ہجری تقویم میں لانا ہے۔ چونکہ ہم نے کلیہ میں یکم جنوری کی "یکم" کو نظر انداز کیا ہے لہذا 10 اکتوبر کی بجائے 9 اکتوبر تک کے 283 دنوں کو 366 پر تقسیم کر کے رواں سال 680ء کو ساتھ ملا کر 9 اکتوبر 680ء کی رواں سال کے ساتھ اعشاری تحویل 680.77322 بر آمد کی۔ اسے 970204. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے

640.6526 کو تفریق کیا تو حاصل تفریق 61.02789 کے صحیح اعداد سے معلوم ہوا کہ رواں ہجری سال 61ھ ہے۔ کسر اعشاریہ 02789. کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 0.33468 بر آمد ہوا۔ یعنی سال 61ھ کا کوئی مہینہ بھی مکمل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ پہلا مہینہ محرم کا چل رہا تھا۔ کسر اعشاریہ 33468. کو 29.5 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 10=9.87 سے تاریخ 10 محرم 61ھ بر آمد ہوئی۔

وضاحت

یکم محرم 1ھ کو جیولین عیسوی تاریخ 16 جولائی 622ء تھی۔ 15 جولائی 622 کی رواں عیسوی سال 622 کے ساتھ اعشاری تحویل کے لئے 15 جولائی تک کے 196 دنوں کو 365.25 پر تقسیم کرکے 622 کو ساتھ ملایا تو اعشاری تحویل 622.53661 بر آمد ہوئی۔ اب اسے ہجری تقویم میں بدلنے کے لئے 970204. پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت 641.65537 بر آمد ہوا۔ اب اس سے ایسی رقم تفریق کرنی ہے جس سے یکم محرم 1ھ کی سال رواں کے ساتھ اعشاری تحویل بر آمد ہو۔ محرم کی ایک تاریخ کو 354.36706 پر تقسیم کرکے سال رواں 1ھ کو ساتھ ملایا تو اعشاری تحویل 1.0028219 حاصل ہوئی، چنانچہ اسے 641.65537 سے تفریق کیا تو تشکیل کردہ کلیہ کی قدر 640.65255 بر آمد ہوئی جسے 640.6526 سمجھ لیا جائے۔

(3) (الف) قبلِ ہجرت قمری تقویم کی جیولین عیسوی تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ

قبل ہجرت تقویم کے تاریخ معلوم تک ایام بر آمد کرکے ان میں 227017 دن جمع کریں تو جیولین عیسوی تقویم کے ایام بر آمد ہوں گے۔ انہیں حسب قواعد عیسوی تقویم میں لے آئیں۔ یہاں 227016 دن کی بجائے 227017 دن اس لئے لیں گے کہ منفی ایک دن ہجری =227016 واں دن جیولین عیسوی ہے۔ بالفاظ دیگر (-1+227017 واں دن) =227016 دن ہوئے۔ مثلاً ہم 8 رمضان المبارک 55 قبل ہجرت کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا چاہتے ہیں۔ (-354.36706x55)+(29.530588x8)+ (227017+7)=207770.06=207770 دن بر آمد ہوئے جنہیں عیسوی تقویم

میں لانے کے لئے 365.25 پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت صحیح اعداد میں 568 ظاہر ہوا یعنی 568 سال پورے ہو کر 569ء رواں تھا۔ 568 سالوں کے دنوں (365.25x568)= 207462 دنوں کو 207770 دنوں سے تفریق کیا تو سال 569ء کے 308 دن بر آمد ہوئے۔ 308واں دن 4 نومبر ہے۔ پس مطلوبہ تاریخ 4 نومبر 569ء ہے۔

دوسرا طریقہ

رواں منفی ہجری سال کو 970204. سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 622.5397 جمع کریں۔ حاصل جمع کے صحیح اعداد سے رواں عیسوی جیولین سال ظاہر ہوگا۔ کسر اعشاریہ کو 365 سے ضرب دے کر اس سال کے دن بر آمد کریں اگر لیپ کا سال ضاہر ہوا ہو تو کسر اعشاریہ کو 366 سے ضرب دیں مثلاً یکم محرم 53 قبل ہجرت کو جیولین عیسوی تقویم میں لانا ہے۔ (-970204x53.) کے حاصل ضرب میں 622.5397 کو جمع کیا تو حاصل جمع 571.11889 بر آمد ہوا۔ پس عیسوی سال 571 رواں تھا۔ کسر اعشاریہ 11889. کو 365 سے ضرب دی تو 43.39=43 دن حاصل ہوئے۔ 43واں دن بارہ فروری بر آمد ہوا۔ پس مطلوبہ تاریخ 12 فروری 571ء جیولین ہے اور مثلاً 8 رمضان المبارک 55 قبل ہجرت کی تحویل جیولین عیسوی تقویم میں مطلوب ہے۔ 7 رمضان المبارک تک کے دن (8x29.5)+7=243 بر آمد ہوئے انہیں 354 پر تقسیم کر کے منفی سمت کے 55 سالوں میں جمع کیا تو حاصل جمع (-55+.6864406)= -54.31356 بر آمد ہوا۔ اسے 970204. سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 622.5397 کو جمع کیا تو حاصل جمع 569.84447 بر آمد ہوا۔ یعنی رواں عیسوی سال 569 تھا کسر اعشاریہ 84447 کو 365 سے ضرب دینے سے 308.23=308 دن بر آمد ہوئے۔ 308واں دن 4 نومبر ہوا پس مطلوبہ تاریخ 4 نومبر 569ء بر آمد ہوئی۔

وضاحت

یکم محرم 1ھ کو جیولین عیسوی تاریخ 16 جولائی 622ء تھی، پس یکم محرم 1 قبل ہجرت کو عیسوی تاریخ 27 جولائی 621ء تھی کیونکہ شمسی و قمری سال کا فرق عموماً 11 دن کا ہوتا ہے۔ 27 جولائی تک کے 208 دنوں کو 365.25 پر تقسیم کر کے 621 کو ساتھ

ملانے سے 27 جولائی 621ء کی رواں سال 621 کے ساتھ اعشاری تحویل 621.56947 بر آمد ہوئی۔ رواں منفی ہجری سال کو عیسوی سالوں میں بدلنے کے لئے اسے 970204. سے ضرب دی تو حاصل ضرب (-970204.) بر آمد ہوا۔ اب اسے مذکورہ بالا اعشاری رقم 621.56947 سے تفریق کرنا ہے پس (621.56947)-(-970204.) یعنی (970204.+621.56947)=622.53967 یا 622.5397 کی قدر بر آمد ہوئی۔ جو مذکورہ بالا کلیہ میں استعمال کی گئی ہے۔

(ب) جیولین عیسوی تقویم کی قبلِ ہجرت قمری تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ

تاریخ معلوم تک عیسوی تقویم کے ایام بر آمد کر کے ان سے 227017 دن کم کرنے سے ہجری تقویم کے منفی سمت میں ایام بر آمد ہوں گے۔ "مبادیات" کے ذیل میں بیان کردہ قواعد کے مطابق انہیں قبل ہجرت تقویم میں لے آئیں۔ مثلاً ہمیں 4 نومبر 569ء کی ہجری تحویل مطلوب ہے (365.25x568)+308-227017=-19247 دن بر آمد ہوئے جنہیں ہجری تقویم میں لانا ہے اس لئے انہیں 354.36706 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت لیا جو (-54.313738) بر آمد ہوا یعنی منفی سمت میں 54 سال پورے ہو کر 55 قبل ہجرت رواں تھا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب (12x.313738)=-3.764856 بر آمد ہوا یعنی مثبت سمت میں قمری مہینہ 12 - 3 = 9 = رمضان المبارک رواں تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.530588 سے ضرب دے کر منفی ایام کو مثبت سمت میں لانے کے لئے ان میں 30.530588 دن جمع کئے تو (-29.530588x.764856)+30.530588= 7.94=8 دن حاصل ہوئے۔ پس مطلوبہ قبل ہجرت قمری تقویم کی تاریخ 8 رمضان المبارک 55 قبل ہجرت ہے۔

دوسرا طریقہ

عیسوی سال کو 970204. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 642.6557 تفریق کریں، حاصل تفریق کے صحیح اعداد سے منفی سمت کا ہجری سال ظاہر ہوگا۔ کسر

اعشاریہ کو حسب قواعد مثبت سمت کے قمری مہینوں اور تاریخ میں لے آئیں۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری 571ء جیولین کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لانا ہے 571 کو 970204. پر تقسیم کرکے حاصل قسمت سے 642.6557 کو تفریق کیا تو حاصل تفریق (-54.11969) بر آمد ہوا۔ یعنی منفی سمت میں رواں قبل ہجرت سال 54 تھا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب (-12x.11969)=-1.43628 بر آمد ہوا۔ یعنی مثبت سمت میں مہینہ 12-1=11= ذی قعدہ رواں تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.5 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 30.5 جمع کئے تو مثبت سمت میں (-29.5x.43628)+30.5=17.62=18 دن بر آمد ہوئے پس مطلوبہ قبل ہجرت تاریخ 18 ذی قعدہ 54 قبل ہجرت بر آمد ہوئی۔ اور مثلاً ہمیں 4 نومبر 569ء جیولین کی قبل ہجرت قمری تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ 3 نومبر تک کے 307 دنوں کو 365 پر تقسیم کرکے سال 569 کو ساتھ ملایا تو 3 نومبر 569ء کی رواں سال کے ساتھ اعشاری تحویل 569.84109 بر آمد ہوئی اسے 970204. پر تقسیم کرکے حاصل قسمت سے 642.6557 کو تفریق کیا تو حاصل تفریق (-55.31419) بر آمد ہوا، یعنی سال 55 قبل ہجرت رواں تھا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دے کر حاصل ضرب لیا تو (-12x.31419)=3.77028 بر آمد ہوا۔ یعنی مثبت سمت میں مہینہ 12-3=9= رمضان المبارک چل رہا تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.5 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 30.5 جمع کرنے سے مثبت سمت کی تاریخ (-29.5x77028)+30.5=7.77=8 بر آمد ہوئی، پس مطلوبہ تاریخ 8 رمضان المبارک 55 قبل ہجرت بر آمد ہوئی۔

وضاحت

یکم محرم ۱ قبل ہجرت کو جیولین عیسوی تاریخ 27 جولائی 621ء تھی۔ 26 جولائی 621ء کو سال رواں 621 کے ساتھ اعشاری تحویل میں لانے کے لئے 26 جولائی تک کے 207 دنوں کو 365.25 پر تقسیم کرکے 621 کے ساتھ ملانے سے اعشاری تحویل 621.56673 کی بر آمد ہوئی۔ اسے ہجری تقویم میں بدلنے کے لئے 970204. پر تقسیم کیا تو 640.6557 کی رقم بر آمد ہوئی۔ اب یکم محرم ۱ قبل ہجرت کی سال رواں کے ساتھ اعشاری تحویل (-1.99999) بر آمد ہوئی کیونکہ

کسر اعشاریہ کو 354.36706 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 355.36706 جمع کرنے سے تاریخ (-354.36706x9.9999)+ 355.36706=1.0035 یعنی پہلی تاریخ حاصل ہوئی۔ اب ہمیں 640.6557 سے ایسی اعشاری رقم تفریق کرنی ہے جس سے حاصل تفریق (-1.9999) بر آمد ہو پس اس رقم کو 640.6557 سے تفریق کرنا ہوگا۔ (199999-)-(640.6557) یعنی (642.65569=(1.99999+640.6557 کی رقم بر آمد ہوئی اسے 642.6557 سمجھا جائے پس مذکورہ بالا کلیہ میں ہم نے یہی قدر استعمال کی ہے۔

(4) (الف) قبل ہجرت قمری تقویم کی قبل مسیح جیولین عیسوی تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ

قبل ہجرت تقویم کے تاریخ معلوم تک ایام بر آمد کر کے ان میں 227016 دن جمع کریں تو منفی سمت میں عیسوی تقویم کے ایام بر آمد ہوں گے۔ انہیں حسب قواعد قبل مسیح عیسوی تقویم میں لے آئیں۔ مثلاً 28 شعبان 4517 قبل ہجرت کی قبل مسیح تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔

=227016+27+(29.530588x7)+(354.36706x4517-)

-1373426.3= -1373426 دن بر آمد ہوئے جنہیں قبل مسیح تقویم میں لانے کے لئے 365.25 پر تقسیم کرنے سے صحیح اعداد میں حاصل قسمت 3760 حاصل ہوا۔ یعنی منفی سمت میں 3760 سال پورے ہو کر 3761 قبل مسیح جاری تھا۔ منفی سمت کے 3760 سالوں کے دنوں (-365.25x3760)=-1373340 کو -1373426 سے تفریق کیا تو (-1373426) - (-1373340) یعنی (-1373426+1373340)=-86 دن بر آمد ہوئے پس مثبت سمت میں دن 366-86=280 دن بر آمد ہوئے۔ 280 واں دن 7 اکتوبر بنا پس قبل مسیح تقویم کی مطلوبہ تاریخ 7 اکتوبر 3761 قبل مسیح بر آمد ہوئی۔

دوسرا طریقہ

منفی ہجری سال کو 970204. سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں

620.5367 جمع کریں۔ حاصل جمع کے صحیح اعداد سے رواں قبل مسیح عیسوی سال ظاہر ہوگا۔ کسر اعشاریہ کو 365 سے ضرب دینے سے منفی سمت کے ایام بر آمد ہوں گے۔ اگر لیپ کا سال ظاہر ہوا تو کسر اعشاریہ کو 366 سے ضرب دے کر منفی سمت کے ایام بر آمد کریں گے۔ اور انہیں مثبت سمت میں لانے کے لئے عام سالوں میں ان میں 366 اور لیپ کے سالوں میں 367 جمع کریں گے۔ یکم جنوری سے دنوں کو محسوب کر کے مہینہ اور تاریخ بر آمد کرینگے۔ مثلاً یکم محرم 1935 قبل ہجرت کو قبل مسیح عیسوی تقویم میں لانا ہے۔

(-1935x.970204) + 620.5367 = -1256.808 یعنی منفی سمت میں سال 1256 قبل مسیح رواں تھا۔ کسر اعشاریہ کو 366 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 367 جمع کئے تاکہ منفی ایام مثبت سمت میں آجائیں تو (-366x.808)+367=71.27 یعنی 71 دن بر آمد ہوئے۔ لیپ سال کا 71 واں دن 11 مارچ بر آمد ہوا پس مطلوبہ تاریخ 11 مارچ 1256 قبل مسیح بر آمد ہوئی۔ اور مثلاً 28 شعبان 4517 قبل ہجرت کو قبل مسیح تقویم میں لانا ہے۔ 27 شعبان تک کے (29.5x7)+27=233.5 دنوں کو 354 پر تقسیم کر کے انہیں رواں منفی سال (-4517) میں جمع کیا تو 28 شعبان 4517ق ھ کی اعشاری تحویل (-4516.3404) بر آمد ہوئی اسے 970204. سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 620.5367 کو جمع کیا تو حاصل جمع (-3761.2348) بر آمد ہوا یعنی منفی سمت رواں سال 3761 قبل مسیح تھا۔ کسر اعشاریہ کو 365 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 366 جمع کئے تاکہ منفی سمت کے ایام مثبت سمت میں آجائیں چنانچہ اس عمل سے (-365x.2348) +366=280.29 یعنی 280 دن حاصل ہوئے، مثبت سمت میں 280 واں دن 7 اکتوبر ہوا، پس مطلوبہ تاریخ 7 اکتوبر 3761 قبل مسیح بر آمد ہوئی۔

وضاحت :

"مبادیات" کے ذیل میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ یکم جنوری 1ء جیولین کو ہجری تقویم کا 227016 دن تھا۔ ان منفی ایام کو ہم حسب قاعدہ ہجری تقویم میں لانے کے لئے انہیں 354.36706 پر تقسیم کریں تو حاصل قسمت (-640.62387) بر آمد ہوا یعنی منفی سمت میں 640 سال پورے ہو کر سال 641 قبل ہجرت رواں تھا۔ کسر اعشاریہ 12 سے ضرب

دینے سے حاصل ضرب (-12x.62387)=-7.48644 بر آمد ہوا یعنی مثبت سمت میں
12-7=5= جمادی الاولیٰ کا مہینہ رواں تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر کو 29.530588
سے ضرب دے کر ان میں 30.530588 دن جمع کیے تو مثبت سمت میں
(-29.530588x.48644)+30.530588=16.16 یعنی 16 دن حاصل ہوئے
پس تاریخ 16 جمادی الاولیٰ 641 قبل ہجرت بر آمد ہوئی۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ یکم جنوری
1ء کو قبلِ ہجرت قمری تاریخ 16 جمادی الاولیٰ 641ق ھ تھی۔ پس یکم جنوری 11ء
جیولین قبل مسیح کو قمری تاریخ 5 جمادی الاولیٰ 642 قبل ہجرت تھی۔ اسے اعشاری تحویل
میں لانے کے لئے 4 جمادی الاولیٰ تک کے (29.530588x4)+4=122.12235
دنوں کو 354.36706 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو منفی سمت کے سال 642 میں جمع
کیا تو اعشاری تحویل (-642+.344621)=-641.65538 بر آمد ہوئی۔ اسے عیسوی
سالوں میں لانے کے لئے 970204. سے ضرب دی تو حاصل ضرب (-622.53661)
بر آمد ہوا۔ ادھر یکم جنوری 1 قبل مسیح کو رواں سال کے ساتھ اعشاری تحویل (-1.99999)
ہے۔ اب (-622.53661) میں ایسی رقم جمع کرنی ہے جس سے حاصل جمع
(-1.99999) بر آمد ہو پس (-1.99999)-(-622.53661) یعنی
(-1.99999+622.53661)=620.53662 کی قدر حاصل ہوئی۔ جو مذکورہ بالا
کلیہ میں استعمال کی گئی ہے اسے 620.5367 سمجھ لیا جائے۔

(ب) قبل مسیح جیولین عیسوی تقویم کی قبل ہجرت قمری تقویم میں تحویل

پہلا طریقہ

قبل مسیح عیسوی تقویم کے ایام بر آمد کر کے ان سے 227016 دن تفریق کرنے
سے قبل ہجرت قمری تقویم کے ایام بر آمد ہوں گے۔ "مبادیات" کے ذیل میں بیان کردہ قوعد
کے مطابق ان منفی ایام کو قبل ہجرت تقویم میں لے آئیں مثلاً ہمیں 7 اکتوبر 3761 قبل مسیح
کی قبل ہجرت تقویم میں تحویل مطلوب ہے (-365.25x3761 کا حاصل ضرب بحذف
کسر) +280-1-227016=-1600442 دن بر آمد ہوئے، جنہیں منفی ہجری تقویم
میں لانے کے لئے 354.36706 پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت (-4516.3396) بر آمد

ہوا یعنی منفی سمت میں 4516 سال پورے ہو کر سال 4517 قبل ہجرت رواں تھا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دی تو حاصل ضرب (-4.0752) بر آمد ہوا یعنی مثبت سمت میں مہینہ 12-4 = 8 = شعبان رواں تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.530588 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 30.530588 دن جمع کئے تو مثبت سمت میں (-29.530588x.0752)+30.530588=28.3=28 تاریخ بر آمد ہوئی۔ پس مطلوبہ تاریخ 28 شعبان 4517 قبل ہجرت ہے۔ یہ عبرانی تقویم کا یوم آغاز ہے۔(۸)

دوسرا طریقہ

قبل مسیح رواں عیسوی سال کو 970204. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 641.6247 تفریق کریں۔ حاصل تفریق کے صحیح عدد سے رواں قبل ہجرت سال ظاہر ہو گا۔ کسر اعشاریہ کو حسب قواعد مثبت سمت کے قمری مہینوں اور تاریخ میں لے آئیں۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری 1256 قبل مسیح کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لانا ہے۔ (-1256) کو 970204. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 641.6247 تفریق کرنے سے حاصل تفریق (-1936.1978) بر آمد ہو یعنی منفی سمت میں رواں سال 1936 قبل ہجرت تھا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب (-12x.1978)=-2.3736 بر آمد ہوا یعنی مثبت سمت میں مہینہ 12-2=10= شوال رواں تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.5 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 30.5 دن جمع کئے تو مثبت سمت میں (-29.5x.3736)+30.5=19.47 یعنی 19 تاریخ بر آمد ہوئی۔ پس مطلوبہ تاریخ 19 شوال 1936 قبل ہجرت بر آمد ہوئی۔ اور مثلاً ہمیں 7 اکتوبر 3761 قبل مسیح کو قبل ہجرت تقویم میں لانا ہے۔ 6 اکتوبر تک کے 279 دنوں کو 365 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو منفی سمت کے رواں سال 3761 میں جمع کیا تو 7 اکتوبر 3761 قبل مسیح کی اعشاری تحویل (-3760.2357) بر آمد ہوئی، اسے 970204. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت سے 641.6247 کو تفریق کیا تو حاصل تفریق (-4519.3412) بر آمد ہوا یعنی رواں منفی سال 4517 قبل ہجرت تھا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دینے

سے حاصل ضرب (12x.3412-) = (4.0944-) بر آمد ہوا یعنی مثبت سمت میں قمری مہینہ 12-4=8 = شعبان رواں تھا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.5 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 30.5 دن جمع کئے تو مثبت سمت میں (-29.5x.0944)+30.5=27.71 یعنی 27.71 یعنی 28 تاریخ بر آمد ہوئی پس مطلوبہ تاریخ 28 شعبان 4517 قبل ہجرت ہے۔

وضاحت

یہ ہمیں پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ یکم جنوری ا قبل مسیح جیولین کو قبل ہجری تاریخ 5 جمادی الاولیٰ 642 قبل ہجرت تھی جسے اعشاری تحویل میں لانے سے (641.65538-) بر آمد ہوئی تھی۔ لیکن زیر نظر کلیہ کی تشکیل میں یہاں منفی سال 641 کی بجائے (642-) لیا جائے گا تاکہ متعلقہ عمل سے قبل ہجرت تقویم کا رواں سال بر آمد ہو۔ یکم جنوری ا قبل مسیح کو رواں قبل مسیح سال (1-) ہے اسے ہجری میں تبدیل کرنے کے لئے 970204. پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت (1.030711) بر آمد ہوا۔ اب اس سے ایسی رقم تفریق کرنی ہے جس سے حاصل تفریق (642.65538-) بر آمد ہو پس (1.030711)-(642.65538-) یعنی (-1.030711+642.65538)=641.62467 کی قدر حاصل ہوئی اسے 641.6247 سمجھ لیا جائے۔ یہی قدر مذکورہ بالا کلیہ میں استعمال کی گئی ہے۔

(5) تحویلی اقدار ایک نظر میں

مذکورہ تحویلات کے پہلے طریقے میں سالوں کو دنوں میں تبدیل کرکے تحویلی عمل کیا گیا ہے۔ اس میں زمین اور چاند کی اوسط گردشی مدت کو اس طرح ملحوظ رکھا گیا ہے کہ تحویلی عمل سے صحیح ترین نتائج بر آمد ہوں۔ دوسرے طریقے میں رواں سال کے دنوں کو سالوں میں تبدیل کر کے اور متعلقہ رواں سال کو ساتھ شامل کر کے ایسی اعشاری مقداریں بر آمد کی گئی ہیں جن کی مدد سے تحویلی عمل میں رواں سال بر آمد ہو۔ یہ طریقے پہلے طریقہ کی نسبت مختصر اور آسان ہے۔ ہر دو طریقوں سے جواب اکثر و بیشتر رؤیت ہلال کی تواریخ کے مطابق ہوگا۔ اگر کبھی فرق ہوا بھی تو یہ فرق ہرگز ایک دن سے زیادہ کا نہیں ہو سکتا۔ یہ قواعد

رؤیت ہلال کے حساب سے وضع کئے گئے ہیں۔ ولادت قمر کے اعتبار سے وضع نہیں کئے گئے۔ یہودی اپنی قمریہ شمسی تقویم میں اور عیسائی ایسٹر کے تعین کے لئے ولادتِ قمر کو ملحوظ رکھتے ہیں لہذا ان کی قمری تواریخ ایک یا دو دن مقدم ہوں گی بالفاظ دیگر تاریخ کے عدد میں ایک یا دو دن کا اضافہ ہوگا۔ وضع کردہ تحویلی اقدار قارئین کرام کی سہولت کے لئے یکجا پیش کی جا رہی ہیں۔

(الف) سالہائے ہجری کی عیسوی میں تحویل

(1)　گریگورین میں تحویل: (ہجری سالx970224.)+621.5774

(2)　جیولین میں تحویل: (ہجری سالx970204.)+621.5692

(3)　قبل ہجرت کی عیسوی جیولین میں تحویل:

(منفی ہجری سالx970204.)+622.5397

(4)　قبل ہجری کی قبل عیسوی میں تحویل:

(منفی ہجری سال x970204.)+620.5367

(ب) سالہائے عیسوی کی ہجری میں تحویل:

(1)　گریگورین عیسوی کی ہجری میں تحویل:

(عیسوی سال تقسیم970224.)-640.6478

(2)　جیولین عیسوی کی ہجری میں تحویل:

(عیسوی سال تقسیم970204.)-640.6526

(3)　جیولین عیسوی کی قبل ہجری تقویم میں تحویل:

(عیسوی سال تقسیم(970204.)-642.6557

(4)　جیولین قبل مسیح کی قبل ہجری میں تحویل:

(منفی عیسوی سال تقسیم970204.)-641.6247

تحویلات (حصہ دوم)

(1) جیولین عیسوی تواریخ میں تحویل

کسی بھی جیولین عیسوی سال کی یکم جنوری کے بالمقابل قمری تاریخ معلوم کرنے کے لئے رواں عیسوی سال کو 19 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیں اور اسے 11 سے ضرب دیں۔ اگر حاصل ضرب 30 سے بڑھ جائے تو اسے 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیں اور اس میں 6 جمع کر دیں۔ اب صدی کے عدد کو تین پر تقسیم کر کے صرف حاصل قسمت کو لیں اور باقی ماندہ کو نظر انداز کریں، بالفاظِ دیگر حاصل قسمت حذف کسر لیں اور اسے پہلے والے حاصل جمع میں جمع کر دیں، تو یکم جنوری کے بالمقابل قمری تاریخ بر آمد ہو گی مثلاً ہمیں یکم جنوری 622ء کے بالمقابل قمری تاریخ معلوم کرنی ہے۔ رواں عیسوی سال کو 19 پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 14 حاصل ہوا۔ اسے 11 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب 154 بر آمد ہوا۔ اسے 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیا جو 4 ہے، اس میں 6 جمع کرنے سے حاصل جمع 10 ہوا۔ سال 622ء کا صدی کا عدد 6 ہے۔ اسے 3 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت لیا جو دو بر آمد ہوا۔ اسے پہلے کے حاصل جمع 10 میں جمع کیا تو یکم جنوری 622ء کے بالمقابل قمری تاریخ 12 بر آمد ہوئی۔ اب باقی عیسوی مہینوں کی یکم تاریخ کے بالمقابل قمری تواریخ کی ترتیب بجز چند مستثنیات کے یوں ہو گی یاد رہے کہ یہ سال 622ء جیولین کی جدول ہے۔ اس طرح کسی بھی جیولین سال کے مہینوں کی پہلی تاریخ کے بالمقابل قمری تواریخ کی جدول تیار کی جا سکتی ہے۔

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون	یکم جولائی	یکم اگست
12	13	12	13	14	15	16	17
یکم ستمبر	یکم اکتوبر	یکم نومبر	یکم دسمبر				
19	19	21	21				

مذکورہ قمری تواریخ کو اگر ہم بالترتیب 32 اور 31 سے تفریق کرتے جائیں تو عیسوی مہینوں کی وہ تواریخ بر آمد ہونگی جن کے بالمقابل اگلے قمری ماہ کی پہلی تاریخ ہو گی چنانچہ اَیَّامَ الْاَھِلَّہ کے مقابل عیسوی تواریخ کی یہ جدول یوں بنے گی۔

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست
20	18	20	18	18	16	16	15
ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر				
14	13	12	11				

مذکورہ جداول میں پہلی جدول سے معلوم ہوا کہ سال 622ء میں یکم جولائی کو قمری تاریخ 16 تھی، مذکورہ بالا قاعدے کے مطابق اسے 32 سے تفریق کیا تو حاصل تفریق بھی 16 ہی بر آمد ہوا یعنی 16 جولائی کو اگلے قمری ماہ کی پہلی تاریخ تھی چنانچہ مذکورہ دوسری جدول میں جولائی کے مہینہ کے نیچے 16 تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ ہم قبل ازیں گزشتہ مباحث میں یہ معلوم کر چکے ہیں کہ 16 جولائی 622ء جیولین کو یکم محرم 1ھ کی تاریخ تھی لہذا ہماری مذکورہ بالا تخریج درست ہے۔

مذکورہ بالا قواعد کی بنیاد ان فلکی حقائق پر رکھی گئی ہے کہ 19 شمسی سالوں کی دنوں میں مدت 235 قمری مہینوں کی مدت سے بہت قریب ہوتی ہے۔ 235 قمری مہینوں کی مدت (29.530588x235)=6939.6881 دن بر آمد ہوئی جبکہ 19 عیسوی (شمسی) سالوں کی مدت (365.25x19)=6939.75 دن بر آمد ہوئی دونوں مدتوں میں فرق (6939.6881-6939.75)=0619. دن یا (24x.0619)=1.4856 گھنٹے ہے گھنٹوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 60 سے ضرب دے کر منٹ حاصل کئے (60x.4856)=29.13 منٹ حاصل ہوئے بالفاظ دیگر یہ فرق کوئی صرف ڈیڑھ گھنٹہ کا ہے۔ یعنی عیسوی مدت ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب زائد ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کتنے عیسوی سالوں کے بعد پورے ایک دن کا فرق پڑ جائے گا ہم ایک کو 0619. پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو 19 سے ضرب دیں تو حاصل ضرب (19x16.155088)=306.94 بر آمد ہوگا یعنی کوئی 307 سال کے بعد عیسوی تقویم کا ایک دن بڑھ جائے گا ہم نے بغرض سہولت اسے 300 سال کا فرق قرار دیا اسی لئے قواعد میں صدی کے عدد کو تین پر تقسیم کر کے اس کے حاصل قسمت کو قمری تواریخ کے عدد میں جمع کیا ہے تاکہ یہ قمری تواریخ ٹھیک عیسوی تواریخ کے بالمقابل رہیں۔

یکم جنوری 1ء قبل مسیح جیولین کو قمری تاریخ 5 یا 6 بنتی ہے ہم نے اس

حساب میں 6 تاریخ لی ہے، شمسی اور قمری سالوں کی مدت میں تقریباً 11 دن کا فرق ہوتا ہے اسی لئے ہم نے سال کو 19 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد کو 11 سے ضرب دی ہے۔ ان قواعد میں ہم نے قمری مہینہ 30 دن کا شمار کیا ہے اسی لئے 19 پر تقسیم کے بعد باقی ماندہ عدد اگر 30 سے زائد ہو تو اسے 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد میں یکم جنوری 1 قبل مسیح والی قمری تاریخ 6 جمع کی ہے۔ اگر مذکورہ قواعد کے مطابق 19 یا 30 پر تقسیم پوری ہو جائے تو باقی ماندہ (19) اور (30) ہی سمجھا جائے۔

(2) جیولین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل

مذکورہ قواعد کی روشنی میں ہم کیلکولیٹر کی مدد کے بغیر کسور عامہ اور کسور اعشاریہ کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف صحیح اعداد کی مدد سے کسی بھی عیسوی تاریخ کے بالمقابل ہجری تقویم معلوم کر سکتے ہیں۔ رواں عیسوی سال کو 19 پر تقسیم کرنے سے جو حاصل قسمت حاصل ہوا تھا اسے سات سے ضرب دے کر بارہ پر تقسیم کر کے سال اور مہینے بر آمد کریں اور انہیں رواں عیسوی سال میں جمع کر دیں کیونکہ 19 شمسی سال یعنی 228 شمسی مہینے 235 قمری مہینوں کے برابر ہیں یوں 7 قمری مہینے شمسی مہینوں سے زائد ہوگئے یہ برابری ان مہینوں کے دنوں کی تعداد کے لحاظ سے ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ اس لئے 19 کے حاصل قسمت کو 7 سے ضرب دے کر حاصل ضرب سے بر آمد ہونے والے ان قمری مہینوں کو بارہ پر تقسیم کر کے سال اور مہینے بنا کر انہیں عیسوی سالوں میں جمع کریں گے۔ عیسوی سال کو 19 پر تقسیم کرنے سے جو باقی ماندہ عدد حاصل ہوا تھا اور جسے 11 سے ضرب دی گئی تھی انہیں 30 پر تقسیم کر کے مہینے بر آمد کریں اور ان مہینوں کو بھی پہلے والے حاصل جمع میں جمع کر دیں۔ یکم جنوری 1ء جیولین کو قبل ہجوت قمری سال 641ق ھ اور مہینہ جمادی الاولیٰ کا تھا جیسا کہ تحویلات حصہ اول میں واضح کیا جا چکا ہے یعنی منفی سمت میں 640 قمری سال گزر چکے تھے۔ منفی سمت میں جمادی الاولیٰ سال کا آٹھواں مہینہ ہے یعنی منفی سمت میں سات قمری مہینے مکمل ہو چکے تھے۔ چنانچہ مذکورہ عمل سے ہم نے جو سال اور مہینے بر آمد کئے تھے ان سے 640 سال اور 7 ماہ کم کرنے ہیں اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم 641 سال تفریق کریں اور 5 ماہ حاصل تفریق میں جمع کر دیں کیونکہ مثبت سمت میں جمادی الاولیٰ پانچواں مہینہ ہوتا

ہے۔ اب جو سال اور مہینے بر آمد ہوئے ہیں ان سے مطلوبہ رواں ہجری سال اور رواں ہجری مہینہ معلوم ہو جائے گا۔ تاریخ معلوم کرنے کا طریقہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ تاریخ بھی مہینے کے ساتھ لگا دی جائے تو متعلقہ عیسوی سال کی یکم جنوری کے بالمقابل ہجری تاریخ، مہینہ اور سال بر آمد ہو گا۔ اسے ہم بغرض سہولت مثال سے سمجھاتے ہیں۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری 680ء کی تحویل ہجری تقویم میں مطلوب ہے۔ 680 کو 19 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 35 بر آمد ہوا اور باقی ماندہ عدد 15 ہے 35 کو 7 سے ضرب دے کر 245 مہینے حاصل کئے۔ انہیں بارہ پر تقسیم کیا تو 20 سال اور 5 ماہ حاصل ہوئے۔ انہیں رواں عیسوی سال کے عدد 680 میں جمع کیا تو مدت 700 سال اور 5 ماہ ہوئی۔ 680 کو 19 پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 15 حاصل ہوا تھا اسے 11 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب 165 دن حاصل ہوا۔ قمری مہینہ 30 دن کا محسوب کرنے سے 165 دنوں سے ہمیں مزید 5 ماہ حاصل ہو گئے اور انہیں بھی مذکورہ مدت میں جمع کیا تو کل مدت 700 سال 10 ماہ ہو گئی۔ اب اس سے 641 تفریق کئے تو مدت 59 سال 10 ماہ رہ گئی اس میں حسب قاعدہ مزید 5 ماہ جمع کئے تو مدت 60 سال 3 ماہ ہوئی۔ اب ہمیں قمری تاریخ معلوم کرنی ہے۔ 165 کو 30 پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ دن 15 بر آمد ہوئے تھے ان میں حسب قاعدہ 6 دن اور جمع کئے تو حاصل جمع 21 ہوا سال 680ء کے صدی کے عدد 6 کو 3 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت 2 بر آمد ہوا۔ اسے بھی حسب قاعدۂ سابقہ حاصل جمع 21 میں جمع کر دیا تو قمری تاریخ 23 بر آمد ہوئی، یوں کل مدت 60 سال 3 ماہ اور 23 دن بر آمد ہوئی، یہ یکم جنوری 680ء جیولین کے بالمقابل رواں ہجری سال، رواں ہجری مہینے اور رواں ہجری تاریخ کو ظاہر کر رہی ہے، تیسرا ہجری مہینہ ربیع الاول کا ہوتا ہے، پس یکم جنوری 680ء جیولین کے بالمقابل ہجری تاریخ 23 ربیع الاول 60ھ بر آمد ہوئی۔(۱)

اب فرض کیجئے ہمیں 10 اکتوبر 680ء جیولین کے بالمقابل ہجری تاریخ مطلوب ہے چونکہ یکم جنوری 680ء کے مقابل قمری تاریخ 23 ربیع الاول ہے اس لئے حسب قاعدہ سال 680ء کے عیسوی مہینوں کی پہلی تاریخ کے مقابل قمری تواریخ کی جدول یوں بنے گی۔ (اگر ان قواعد میں سال کی 19 پر تقسیم پوری ہو جائے تو حاصل قسمت سے ایک عدد کم کیا جائے گا اور تقسیم کا باقی ماندہ عدد 19 ہی سمجھا جائے گا)۔

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون	یکم جولائی	یکم اگست
23	24	23	24	25	26	27	28
ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال
یکم ستمبر	یکم اکتوبر	یکم نومبر	یکم دسمبر				
30	30	2	2				
ذی قعدہ	ذی الحجہ	محرم 61ھ	صفر				

مذکورہ جدول میں یکم اکتوبر کو 30 ذی الحجہ 60ھ کی تاریخ ظاہر ہوئی یعنی 2 اکتوبر 680ء کو اگلے ہجری سال 61ھ کے پہلے مہینے محرم کی پہلی تاریخ تھی پس اس حساب سے 10 اکتوبر 680ء کو ہجری تاریخ 9 محرم 61ھ تھی لیکن صحیح تاریخ 10 محرم 61ھ تھی یعنی یکم اکتوبر 680ء کو قمری تاریخ 30 ذی الحجہ 60ھ کی بجائے یکم محرم 61ھ تھی جیساکہ تحویلات حصہ اول میں واضح کیا جا چکا ہے۔(۲) تحویل کا مذکورہ بالا طریقہ تقریبی ہے۔ اس سے بسا اوقات صحیح قمری تواریخ بر آمد ہوں گی۔ کبھی کبھار ایک دن کا اور شاذ و نادر دو دن کا فرق اصل تواریخ سے ہو سکتا ہے۔

(3) گریگورین عیسوی تواریخ کی قمری تواریخ میں تحویل

(الف) پہلا طریقہ

رواں عیسوی سال کو 19 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیں اور اسے 11 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 7 جمع کریں۔ اب عیسوی سال کو 236 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذف کسر لیں اور اسے پہلے سے حاصل کردہ حاصل جمع سے تفریق کر دیں تو حاصل تفریق سے متعلقہ گریگورین عیسوی سال کی یکم جنوری کے بالمقابل قمری تاریخ بر آمد ہو گی۔

مثلاً ہمیں یکم جنوری 1998ء کے بالمقابل ہجری قمری تاریخ مطلوب ہے۔ 1998ء کو 30 پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 3 حاصل ہوا۔ اسے 11 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 7 جمع کرنے سے حاصل جمع 40 ہوا۔ سال 1998ء کو 236 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذف کسر لیا تو 8 بر آمد ہوا۔ اسے 40 سے تفریق کیا تو حاصل تفریق 32 بر آمد ہوا۔ چونکہ یہ 30 سے زائد ہے لہذا اسے 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ لیا تو یکم جنوری 1998ء

کے مقابل قمری تاریخ 2 بر آمد ہوئی (3) چنانچہ حسب قاعدہ سال 1998ء کے مہینوں کی پہلی تاریخ کے بالمقابل قمری تواریخ کی جدول یوں بنے گی۔

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون	یکم جولائی	یکم اگست
2	3	2	3	4	5	6	7
یکم ستمبر	یکم اکتوبر	یکم نومبر	یکم دسمبر				
9	9	11	11				

مذکورہ بالا قمری تواریخ کو بالترتیب 32 اور 31 سے تفریق کرتے جائیں تو عیسوی مہینوں کی وہ تواریخ بر آمد ہوں گی جن کے بالمقابل اگلے قمری مہینوں کی پہلی تاریخ ہو گی۔ چنانچہ یہ دوسری جدول یوں بنے گی۔

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست
30	28	30	28	28	26	26	24
ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر				
23	22	21	20				

مذکورہ بالا جداول میں پہلی جدول سے یہ معلوم ہوا کہ یکم جنوری 1998ء کو قمری تاریخ 2 تھی۔ چنانچہ واقعی یکم جنوری 1998ء کو 2 رمضان المبارک 1418ھ کی تاریخ تھی۔ دوسری جدول سے معلوم ہوا کہ جنوری کی 30 تاریخ کو اگلے قمری مہینے یعنی شوال کی پہلی تاریخ تھی۔ چنانچہ واقعی 30 جنوری 1998ء کو عیدالفطر تھی۔ ان تمام قواعد میں اگر 19 پر تقسیم سے باقی کچھ نہ بچے تو باقی ماندہ 19 سمجھا جائے گا۔ سالہائے عیسوی 1888ء سے 2123ء تک کے سالوں کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا طریقہ میں 11 سے ضرب دینے سے جو حاصل ضرب بر آمد ہو اس سے ایک کم کر دیں حاصل تفریق 30 سے زائد ہو تو 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیں۔ مثلاً 1998ء کو 19 پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ عدد 3 حاصل ہوا تھا۔ اسے 11 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب 33 ہوا۔ اس سے ایک کم کیا تو حاصل تفریق 32 ہوا۔ 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد 2 بر آمد کیا۔

سالہائے عیسوی 2124ء سے 2359ء تک کے سالوں کے لئے 11 کی ضرب سے حاصل ہونے والے حاصل ضرب سے دو کم کریں سالہائے عیسوی 2360 سے

2595 تک کے لئے مذکورہ حاصل ضرب سے تین کم کریں یوں ہر 236 سالہ دور پر ایک ایک دن کم ہوتا چلا جائے گا۔ اگر مذکورہ قواعد کے مطابق تاریخ والا حاصل تفریق صفر ہو تو تاریخ 30 سمجھی جائے گی سالہائے عیسوی 1652ء سے 1887 تک کے لئے مذکورہ حاصل ضرب سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا تحویلی قاعدہ یا کلیہ اس امر پر مبنی ہے کہ گریگورین عیسوی سال کی اوسط مدت فی سال کے اعتبار سے 19 سالوں کی دنوں میں مدت (365.2425x19)= 6939.6075 دن برآمد ہوئی جبکہ 235 قمری مہینوں کی مدت (29.530588x235)=6939.6881 دن برآمد ہوئی یعنی قمری مدت بقدر 0806. دن زائد ہے۔ ایک کو 0806. پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت 12.406947 حاصل ہوا۔ اسے 19 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 235.73 برآمد ہوا۔ یعنی کوئی 236 سالوں کے بعد ایک دن کا فرق پڑا۔ نیز یکم جنوری 1ء گریگورین قبل مسیح کو قمری تاریخ 7 تھی کیونکہ یکم جنوری 1ء گریگورین کو قمری تاریخ 18 تھی۔ یکم محرم 1ھ سے پہلے گریگورین عیسوی تقویم کے 227014 دن گزر چکے تھے۔ انہیں قمری تحویل میں لانے کے لئے منفی سمت کے ان دنوں کو حسب قاعدہ 354.36706 پر تقسیم کیا تو حاصل قسمت (-640.818823) برآمد ہوا یعنی منفی سمت میں 640 سال پورے ہوکر 641 قبل ہجرت کا سال رواں تھا۔ کسر اعشاریہ کو 12 سے ضرب دینے سے حاصل ضرب (-12x.818823)=-7.41876 برآمد ہوا یعنی مثبت سمت میں مہینہ 12-7=5= جمادی الاولیٰ برآمد ہوا۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو 29.530588 سے ضرب دے کر حاصل ضرب میں 30.530588 جمع کرنے سے مثبت سمت میں تاریخ (29.530588x.41876)+30.530588=18.16 یعنی 18 برآمد ہوئی پس یکم جنوری 1ء گریگورین کو قمری تاریخ 18 تھی اور یکم جنوری 1ء گریگورین قبل مسیح کو 18-11=7 تھی مذکورہ کلیہ میں اسی کو محسوب کیا گیا ہے۔

(ب) دوسرا طریقہ :

جیولین عیسوی تواریخ کی قمری تواریخ میں تحویل کے لئے گزشتہ سطور میں جو

طریقہ بیان کیا گیا تھا اس کے مطابق قمری تاریخ بر آمد کریں۔ چونکہ گریگورین تقویم میں صدی کا 400 پر تقسیم نہ ہونے والا سال لیپ کا سال شمار نہیں ہوتا لہذا صدی کے عدد کو 4 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت محذف کسر لیں اور اسے صدی کے عدد سے تفریق کریں، مثلاً 1998ء کا صدی کا عدد 19 ہے اسے 4 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت محذف کسر لے کر اسے صدی کے عدد یعنی 19 سے تفریق کیا تو حاصل تفریق 19-4=15 حاصل ہوا اب اس حاصل تفریق کو جیولین تقویم کے طریقہ پر معلوم کردہ آخری عدد سے تفریق کر کے حاصل تفریق میں مزید دو جمع کریں، کیونکہ گریگورین تقویم کا آغاز جیولین سے دو دن بعد کا محسوب کیا گیا ہے۔ اس عمل سے متعلقہ عیسوی سال کی یکم جنوری کے بالمقابل قمری تاریخ بر آمد ہو گی۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری 1998ء کو قمری تاریخ معلوم کرنی ہے۔ جیولین تقویم میں دیئے گئے طریقہ کے مطابق 1998 کو 19 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد 3 کو 11 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 33 ہوا۔ اس میں حسب قاعدہ 6 کو جمع کیا تو میزان 39 ہوئی۔ صدی کے عدد 19 کو تین پر تقسیم کر کے حاصل قسمت محذف کسر لے کر اسے 39 میں جمع کیا تو میزان 39+6=45 ہوئی۔ اب گریگورین تقویم کی وجہ سے مذکورہ بالا وضاحت کے مطابق اس سے 15 کم کر کے حاصل تفریق میں دو جمع کئے تو میزان (45-15+2)=32 بر آمد ہوئی جو 30 سے زائد ہے۔ لہذا اسے 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیا تو یکم جنوری 1998ء گریگورین کے مقابل قمری تاریخ 2 بر آمد ہوئی۔

اس طریقے میں سالوں کا دور 300 سالوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق سالہائے 1900ء سے 2199ء تک کے تین سو سالوں کے لئے قمری تاریخ معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ عیسوی سال کو 19 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد کو 11 سے ضرب دے کر جو حاصل ضرب بر آمد کیا تھا اس سے ایک کم کر دیں بس یہی مطلوبہ قمری تاریخ ہے اگر یہ 30 سے زائد ہو تو اسے 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد لیں۔ مثلاً 1998 کو 19 پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ 3 حاصل ہوا۔ اسے 11 سے ضرب دے کر حاصل ضرب سے ایک کم کیا تو (3x11)-1=32 ہوا چونکہ یہ 30 سے زائد ہے لہذا اسے 30 پر تقسیم کر کے باقی ماندہ عدد 2 لیا یعنی یکم جنوری 1998ء کے بالمقابل قمری تاریخ 2 بر آمد ہوئی۔ اگر باقی ماندہ صفر ہو تو تاریخ 30 ہو گی۔

(4) گریگورین عیسوی تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل

یہاں وہی طریقہ مستعمل ہوگا جو گزشتہ صفحات میں جیولین تقویم کی ہجری تقویم میں تحویل کے لئے بیان کیا جا چکا ہے البتہ گریگورین تقویم میں قمری تاریخ برآمد کرنے کا طریقہ مختلف ہے جیسا کہ گزشتہ سطور میں واضح ہو چکا ہے۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری 1999ء گریگورین کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ 1999 کو 19 پر تقسیم کرنے سے باقی ماندہ 4 برآمد ہوا۔ اسے گیارہ سے ضرب دے کر حاصل ضرب 44 سے ایک دن کم کیا تو 43 دن حاصل ہوئے جیسا کہ گریگورین سالوں کے 236 سالہ دور کے اعتبار سے سالہائے 1888ء سے 2123ء تک کے لئے آسان طریقہ یہی ہے۔ پس ایک ماہ اور 13 دن کی مدت حاصل ہوئی۔ سال 1999 کو 19 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت حذف کسر 105 برآمد ہوا۔ لہذا (7x105)=735 مہینوں کو 12 پر تقسیم کرنے سے 61 سال اور تین ماہ برآمد ہوئے۔ ان سب کو 1999 میں جمع کیا تو 2060 سال چار ماہ اور تیرہ دن حاصل ہوئے۔ اب حسب قاعدہ ان سے 641 سال تفریق کئے تو مدت 1419 سال چار ماہ اور تیرہ دن برآمد ہوئی ان میں حسب قاعدہ 5 ماہ مزید جمع کرنے سے کل مدت 1419 سال 9 ماہ اور 13 دن بنی۔ قمری تقویم میں نواں مہینہ رمضان المبارک کا ہوتا ہے پس یکم جنوری 1999ء کے بالمقابل ہجری تاریخ 13 رمضان المبارک 1419ھ برآمد ہوئی۔ (۴) تحویل کا یہ طریقہ تقریبی ہے اور اس میں ایک دن کا فرق پڑ سکتا ہے۔ چنانچہ یکم جنوری 1999ء کو اصل تاریخ 12 رمضان المبارک 1419ھ تھی۔ مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق اب عیسوی سال 1999ء کے مہینوں کی پہلی تاریخ کے مقابل ہجری تقویم کی جدول یوں بنے گی۔ (اگر سال کی 19 پر تقسیم پوری ہو جائے تو باقی ماندہ 19 ہی سمجھا جائے گا اور حاصل قسمت سے ایک کم کر دیا جائے گا۔ اگر تاریخ کہیں صفر برآمد ہو تو 30 سمجھی جائے گی۔)

یکم جنوری 1999ء	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی
13 رمضان المبارک 1419ھ	14 شوال	13 ذی قعدہ	14 ذی الحجہ	15 محرم 1420ھ

یکم جون	یکم جولائی	یکم اگست	یکم ستمبر	یکم اکتوبر	یکم نومبر	یکم دسمبر
16 صفر 2	17 ربیع ۱	18 ربیع ۲	20 جمادی ۱	20 جمادی ۲	22 رجب	22 شعبان

مذکورہ قمری تواریخ کو بالترتیب 32 اور 31 سے تفریق کرتے جائیں تو عیسوی مہینوں کی وہ تواریخ بر آمد ہوں گی جن کے بالمقابل اگلے قمری مہینوں کی پہلی تاریخ ہو گی چنانچہ دوسری جدول یوں بنے گی۔

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست
19	17	19	17	17	15	15	13
ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر				
12	11	10	9				

مذکورہ دوسری جدول سے معلوم ہوا کہ 19 جنوری کو اگلے قمری ماہ کی پہلی تاریخ ہو گی۔ پہلی جدول سے معلوم ہوا تھا کہ یکم جنوری 1999ء کو قمری مہینہ رمضان المبارک کا تھا پس 19 جنوری کو اگلے ماہ یعنی شوال 1419ھ کی پہلی تاریخ ہوئی۔(۵) اب قمری مہینوں کی پہلی تاریخ کے اعتبار سے مذکورہ جدول کی مدد سے قمری مہینوں کے بالمقابل عیسوی تواریخ بتانے والی تیسری جدول یوں بنے گی۔

یکم شوال 1419ھ	یکم ذی قعدہ	یکم ذی الحجہ	یکم محرم 1420ھ	یکم صفر
19 جنوری 1999ء	17 فروری	19 مارچ	17 اپریل	17 مئی
یکم ربیع الاول	یکم ربیع الثانی	یکم جمادی الاولیٰ	یکم جمادی الاخریٰ	یکم رجب
15 جون	15 جولائی	13 اگست	12 ستمبر	11 اکتوبر
یکم شعبان	یکم رمضان			
10 نومبر	9 دسمبر			

اور مثلاً ہمیں 15 اگست 1947ء کی ہجری تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ 1947 کو 19 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 102 اور باقی ماندہ عدد 9 بر آمد ہوا۔ 9 کو 11 سے ضرب دے کر ایک کم کر کے 98 دنوں کے مہینے اور دن بنائے تو تین ماہ اور آٹھ دن حاصل ہوئے۔ حاصل قسمت کو 7 سے ضرب دے کر (7x102)=714 مہینوں کے بارہ پر تقسیم کر کے سال اور مہینے بنائے تو 59 سال اور 6 ماہ حاصل ہوئے۔ ان سب کو 1947 میں جمع کرنے سے مدت 2006 سال 9 ماہ اور 8 دن حاصل ہوئی ان سے 641 سال تفریق کئے تو مدت 1365 سال 9 ماہ اور 8 دن بنی۔ اب اس میں مزید 5 ماہ جمع کرنے

سے کل مدت 1366 سال 2 ماہ اور 8 دن حاصل ہوئی۔ قمری تقویم میں دوسرا مہینہ صفر کا ہوتا ہے پس یکم جنوری 1947ء کے بالمقابل ہجری تاریخ 8 صفر 1366ھ بر آمد ہوئی۔(۶) چنانچہ سال 1947ء کے مہینوں کی پہلی تاریخ کے مقابل قمری تقویم کی جدول یوں بنے گی۔

یکم جنوری 1947ء	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی
8 صفر 1366ھ	9 ربیع 1	8 ربیع 2	9 جمادی 1	10 جمادی 2

یکم جون	یکم جولائی	یکم اگست	یکم ستمبر	یکم اکتوبر	یکم نومبر	یکم دسمبر
11 رجب	12 شعبان	13 رمضان	15 شوال	15 ذی قعدہ	17 ذی الحجہ	17 محرم 1367ھ

جدول کے مطابق یکم اگست 1947ء کو ہجری تاریخ 13 رمضان المبارک 1366ھ تھی پس 15 اگست کو ہجری تاریخ 27 رمضان المبارک 1366ھ بر آمد ہوئی۔ یعنی 14 اگست کو سورج کے غروب ہونے کے بعد 27 رمضان المبارک کا آغاز ہوا اور 15 اگست کے بالمقابل یہی تاریخ تھی۔ چنانچہ یہ تخریج رؤیت ہلال پر مبنی اصل تاریخ کے عین مطابق ہے اور 15 اگست 1947 کے روزناموں اور اخبارات وغیرہ سے اس کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔

جدول کے بغیر قمری تاریخ معلوم کرنی ہو تو عیسوی تقویم کے رواں سال کے 2 جنوری سے تاریخ معلوم تک دنوں کی تعداد معلوم کریں کیونکہ یکم جنوری کی تاریخ پہلے ہی مذکورہ تخریجات میں محسوب ہو چکی ہے۔ اب ان دنوں کو قمری مہینوں اور دنوں میں لانے کے لئے قمری مہینہ باری باری 30 اور 29 دن کا شمار کرتے ہوئے مہینے اور دن معلوم کر کے انہیں یکم جنوری کے مقابل کے مہینے اور تاریخ میں جمع کریں، مثلاً مذکورہ مثال میں 2 جنوری 1947ء سے 15 اگست 1947ء تک کے دنوں کی کل تعداد 226 دن ہے۔ باری باری 30 اور 29 دن کے قمری مہینے لئے جائیں تو 226 دنوں کے 7 مہینے اور 19 دن بنیں گے۔ یکم جنوری کے بالمقابل قمری مدت رواں سال اور رواں ماہ و تاریخ کے ساتھ 1366 سال 2 ماہ اور 8 دن بر آمد ہوئی تھی ان میں 7 مہینے اور 19 دن مزید جمع کئے تو مدت 1366 سال 9 ماہ اور 27 دن بر آمد ہوئی۔ نواں مہینہ رمضان المبارک کا ہوتا ہے پس 15 اگست 1947ء کے بالمقابل مطلوبہ ہجری تاریخ 27 رمضان المبارک 1366ھ بر آمد ہوئی۔

(5) تقویمی جداول کے مذکورہ طریقے میں بعض استثنائی صورتیں

عیسوی مہینوں کی پہلی تاریخ کے بالمقابل ہجری تقویم کی تواریخ کی جداول تیار کرنے کا طریقہ بیان ہو چکا۔ معروف طریقے سے انحراف کی دو استثنائی صورتیں درج ذیل ہیں۔

(الف) اگر یکم جنوری کو قمری تاریخ 29 ہو اور فرض کیجئے کہ یہ محرم کی تاریخ ہے تو جدول یوں بنے گی۔

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون
29 محرم	30 صفر	29/28 ربیع الاول	30 ربیع الثانی	یکم جمادی الاخریٰ	2 رجب
یکم جولائی	**یکم اگست**	**یکم ستمبر**	**یکم اکتوبر**	**یکم نومبر**	**یکم دسمبر**
3 شعبان	4 رمضان	6 شوال	6 ذی قعدہ	8 ذی الحجہ	8 محرم (اگلے سال کی)

مذکورہ جدول میں اگر عیسوی سال لیپ کا نہ ہو تو یکم مارچ کو قمری تاریخ 28 ہو گی اگر لیپ کا سال ہو تو یکم مارچ کو قمری تاریخ 29 ہو گی۔ مذکورہ جدول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فروری کے سوا کسی بھی عیسوی مہینہ کی یکم تاریخ کو اگر قمری تاریخ 29 یا 30 ہو اور اگلے عیسوی مہینہ کی یکم کے مقابل قمری ماہ کی بھی یکم تاریخ ہو تو اس عیسوی مہینہ کے بالمقابل دو قمری مہینے محسوب ہونگے۔ مثلاً مذکورہ جدول میں یکم اپریل کو قمری تاریخ 30 ربیع الثانی ہے اور اگلے عیسوی مہینہ مئی کی یکم تاریخ کو قمری مہینہ کی بھی پہلی تاریخ ہے لہذا جمادی الاولیٰ کا قمری مہینہ بھی اسی اپریل کی 2 اپریل سے 30 اپریل تک کی توریخ کے بالمقابل محسوب ہو گیا چنانچہ یکم مئی کو جمادی الاخریٰ کی پہلی تاریخ ہوئی۔ باقی عیسوی مہینوں کی یکم کے بالمقابل قمری تواریخ اور مہینوں کی ترتیب حسب معمول ہے۔

(ب) اگر یکم جنوری کو قمری تاریخ 30 ہو اور فرض کیجئے کہ یہ محرم کی تاریخ ہے تو جدول یوں بنے گی۔

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون
30 محرم	یکم ربیع الاول	30/29 ربیع الاول	یکم جمادی الاولیٰ	2 جمادی الاخریٰ	3 رجب
یکم جولائی	**یکم اگست**	**یکم ستمبر**	**یکم اکتوبر**	**یکم نومبر**	**یکم دسمبر**
4 شعبان	5 رمضان	7 شوال	7 ذی قعدہ	9 ذی الحجہ	9 محرم (اگلے سال کی)

مذکورہ جدول میں چونکہ یکم جنوری کو 30 محرم ہے اور اگلے عیسوی مہینہ فروری کی یکم کے مقابل قمری تاریخ بھی یکم ہے لہذا صفر کا مہینہ 2 جنوری سے 31 جنوری تک کی تواریخ کے مقابل گزر گیا۔ اس لئے یکم فروری کے مقابل قمری مہینہ ربیع الاول ہوا۔ اگر عیسوی سال لیپ کا نہیں تو یکم مارچ کو قمری تاریخ 29 ہوگی اور لیپ کا سال ہو تو تاریخ 30 ہوگی اور چونکہ اس کے بعد یکم اپریل کے مقابل قمری تاریخ بھی یکم ہے۔ لہذا ربیع الثانی کا مہینہ 2 مارچ سے 31 مارچ تک کی تواریخ کے مقابل گزر گیا اور یکم اپریل کے مقابل یکم جمادی الاولیٰ ہوئی۔ باقی عیسوی مہینوں کی یکم کے مقابل قمری مہینوں اور تواریخ کی ترتیب حسب معمول ہے۔ البتہ فروری کے مہینہ کی یکم کے بالمقابل جو قمری مہینہ تھا وہی قمری مہینہ یکم مارچ کے مقابل بھی ہوگا۔

مزید وضاحت کے لئے ہم سال 1987 کے عیسوی مہینوں کی پہلی تاریخ کے مقابل ہجری مہینوں اور تواریخ کی جدول بناتے ہیں۔ 1987ء کو 19 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 104 اور باقی ماندہ عدد 11 حاصل ہوا۔ 11 کو 11 سے ضرب دے کر 121 دنوں سے ایک دن کم کیا تو 120 دن باقی بچے۔ 120 دنوں کے قمری مہینے حساب 30 دن فی مہینہ بنائے تو پورے چار ماہ ہو گئے چونکہ دن کوئی نہیں بچا لہذا مہینوں سے ایک مہینہ کم کر کے مدت تین ماہ اور تیس دن محسوب کی۔ حاصل قسمت 104 کو 7 سے ضرب دے کر 728 مہینوں کے بارہ پر تقسیم کرنے سے 60 سال اور آٹھ ماہ بر آمد ہوئے۔ ان سب کو 1987 میں جمع کیا تو مدت 2047 سال 11 ماہ اور 30 دن بنی۔ اس سے 641 سال تفریق کر کے 5 ماہ اس میں جمع کئے تو مدت 1407 سال 4 ماہ اور 30 دن بر آمد ہوئی۔ چوتھا قمری مہینہ ربیع الثانی کا ہوتا ہے۔ لہذا یکم جنوری 1987ء کے بالمقابل ہجری تاریخ 30 ربیع الثانی 1407ھ بر آمد ہوئی۔ چنانچہ سال 1987ء کے عیسوی مہینوں کی یکم تاریخ کے بالمقابل قمری تواریخ اور مہینوں کی جدول یوں بنے گی۔

یکم جنوری	یکم فروری	یکم مارچ	یکم اپریل	یکم مئی	یکم جون
30 ربیع الثانی 1407ھ	یکم جمادی الاخریٰ	29 جمادی 2	یکم شعبان	2 رمضان	3 شوال
یکم جولائی	یکم اگست	یکم ستمبر	یکم اکتوبر	یکم نومبر	یکم دسمبر
4 ذی قعدہ	5 ذی الحجہ	7 محرم 1408ھ	7 صفر	9 ربیع 1	9 ربیع 2

مذکورہ جدول میں یکم جنوری کو قمری تاریخ 30 ربیع الثانی ہے اور اگلے ماہ فروری کی یکم کو قمری تاریخ بھی یکم ہے لہذا جمادی الاولیٰ کا مہینہ جنوری کے ہی مہینہ کی 2 جنوری سے 31 جنوری تک کی تواریخ کے مقابل گزر گیا اور یکم فروری کی جمادی الاخریٰ کی پہلی تاریخ ہوئی۔ اس کے بعد یکم مارچ کو جمادی الاخریٰ کی 30 کی بجائے 29 تاریخ ہوئی کیونکہ 1987ء لیپ کا سال نہیں۔ اس کے بعد اگلے عیسوی مہینہ اپریل کی یکم کو قمری تاریخ بھی یکم ہی ہے لہذا رجب کا مہینہ مارچ ہی کے مہینہ کی 2 مارچ سے 31 مارچ تک کی تواریخ کے مقابل گزر گیا اور یکم اپریل کو قمری تاریخ یکم شعبان ہوئی۔ باقی عیسوی مہینوں کی یکم کے مقابل قمری مہینے اور تواریخ حسب معمول ہیں۔ یکم اگست کو 5 ذی الحجہ 1407ھ کی تاریخ تھی لہذا اگلے قمری ماہ یعنی محرم 1408ھ کی پہلی تاریخ (31-5)=26 اگست بر آمد ہوئی چنانچہ پاکستانی رؤیت کے مطابق 26 اگست 1987ء کو واقعی ہجری تاریخ یکم محرم 1408ھ تھی لہذا مذکورہ تخریج بالکل درست ہے۔

(6) ہجری تقویم کی عیسوی گریگورین میں تحویل

مبادیات کے ذیل میں ہجری تقویم کے عنوان کے تحت یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ 391 گریگورین شمسی سالوں کے دنوں کی مدت کی مدت 403 قمری سالوں کی مدت سے انتہائی قریب ہے لہذا ہجری سال کو 403 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت اور باقی ماندہ سال لئے جائیں مثلاً 1408ھ کو 403 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت 3 اور باقی ماندہ سال 199 بر آمد ہوئے۔ ان باقی ماندہ سالوں کو 33 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت حذب کسر لے کر ان سالوں سے تفریق کر دیں چنانچہ مذکورہ مثال میں 199 سال بچے تھے انہیں 33 پر تقسیم کرنے سے حاصل قسمت حذف کسر 6 بر آمد ہوا۔ اسے 199 سے تفریق کیا تو حاصل تفریق 193 سال ہوا۔ اب ہجری سال کو 403 پر تقسیم کرنے سے جو حاصل قسمت بر آمد ہوا تھا اسے 391 سے ضرب دیں اور جو سال پہلے حاصل ہوئے تھے وہ بھی اس حاصل ضرب میں جمع کر کے ان میں مزید 621 سال جمع کریں تو ہجری سال کے بالمقابل عیسوی سال بر آمد ہو گا۔ مثلاً مذکورہ مثال میں 403 پر تقسیم کے بعد حاصل قسمت 3 بر آمد ہوا تھا اسے 391 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 1173 بر آمد ہوا۔ ان میں 193 سال اور پھر 621 سال جمع کئے

تو کل میزان 1987 سال بر آمد ہوئی۔ اب عیسوی سال 1987ء گریگورین کی پہلی تاریخوں کے بالمقابل قمری مہینوں اور تواریخ کی جدول تیار کر کے عیسوی و قمری تقویم کا تقابل کرلیں گزشتہ سطور میں 1987ء کی یہ جدول موجود ہے۔ اس میں یکم ستمبر کے مقابل قمری تاریخ 7 محرم 1408ھ ہے پس محرم کی پہلی تاریخ کے بالمقابل عیسوی تاریخ 26 اگست 1987ء ہوئی تھی۔

مذکورہ بالا عمل میں 33 پر تقسیم اس لئے کی گئی کہ تقریباً 33 قمری سالوں کی دنوں میں مدت تقریباً 32 شمسی سالوں کے برابر ہوتی ہے یعنی ہر 33 قمری سال پر شمسی تقویم کے حساب میں ایک سال کم کیا جائے گا اور 621 سال اس لئے جمع کئے گئے ہیں کہ ہجری تقویم کے آغاز سے قبل 621 عیسوی سال گزر چکے تھے اور 622واں سال رواں تھا۔

(7) ہجری تقویم کے ابہام میں مخفی مصالح

تحویلات کے تمام قواعد میں اگرچہ اکثر وبیشتر شمسی و قمری تقویم کا تقابل صحیح ہوگا لیکن بعض اوقات ایک دن کا فرق ہو سکتا ہے۔ اختلاف مطالع کے اعتبار سے بھی دنیا بھر میں قمری تواریخ کا یکساں ہونا ضروری نہیں بلکہ ایک دن کا فرق ممکن ہے۔ قمری مہینے سال بھر کے موسموں کے مطابق بھی نہیں رہتے بلکہ کوئی 32 شمسی سالوں اور کوئی 33 قمری سالوں میں قمری مہینے تمام موسموں سے گزر جاتے ہیں۔ اس کے باوجود احکام شرعیہ کا دارومدار شمسی کی بجائے قمری تقویم پر رکھا گیا ہے۔ گو دنیوی مقاصد کے لئے شمسی تقویم کا استعمال بھی شرعاً مباح ہے لیکن قمری ہجری تقویم کو ملحوظ رکھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔(۷) قمری تقویم کے اس ابہام کا فائدہ یہ ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور بزرگان دین کی ولادت و وفات اور دیگر اہم واقعات کے ایام مبہم رہتے ہیں۔ انسان طبعاً سہولت پسند اور عجلت پسند واقع ہوا ہے۔ زیادہ محنت کے بغیر مکمل ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی ولادت باسعادت کی خود ساختہ تواریخ متعین کرلی جاتی ہیں، مثلاً عیسائی حضرات نے 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت قرار دے رکھا ہے اور اس تاریخ کو وہ ولادت مسیحؑ کی خوشی میں کرسمس مناتے ہیں۔ حالانکہ خود غیر متعصب عیسائیوں کو یہ اعتراف ہے کہ 25 دسمبر ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا دن نہیں۔(۸) خود ساختہ

تہوار منالینے سے انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس نے اپنے رہنما اور پیشوا سے محبت کا حق ادا کر دیا ہے۔ یوں اس کی روزمرہ کی عملی زندگی کی اپنے پیغمبر کی اصل تعلیمات سے موافقت و مطابقت بسا اوقات بتدریج کم ہوتے ہوتے بالآخر نیست ونابود ہو جاتی ہے۔ قمری تقویم کے ابہام سے حضرات انبیاء علیہم السلام کی ولادت باسعادت اور وفات کے علاوہ ان کی زندگیوں کے بعض دیگر اہم واقعات کی سو فیصد یقینی توقیت مشکل ہو جاتی ہے اگر کہیں ہو بھی جائے تو بھی دنیا بھر کے تمام مقامات پر قمری تواریخ کا یکساں ہونا ضروری نہیں لہذا ابہام پھر بھی ایک حد تک باقی رہے گا۔

شرائع سابقہ کی دینی مقاصد کے لئے تقویم بھی قمری تقویم ہی تھی۔(۹) بلکہ تمام شمسی تقاویم اپنی اولین ابتدائی صورت میں خالص قمری تقاویم تھیں۔ موسموں سے عدم مطابقت اور تواریخ کے یقینی تعین میں مشکلات کی وجہ سے بعد میں لوگوں نے انہیں شمسی اور قمریہ شمسی تقاویم میں بدل ڈالا۔(۱۰)

قمریہ شمسی تقویم میں تواریخ اور مہینے تو قمری ہوتے ہیں لیکن ان مہینوں کو موسموں کے مطابق رکھنے کے لئے تقریباً ہر تیسرے سال ان میں ایک ماہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور سال کے بارہ کی بجائے تیرہ مہینے بنائے جاتے ہیں۔ چونکہ قمری سال شمسی سال سے تقریباً 11 دن چھوٹا ہوتا ہے۔ لہذا تین سالوں میں تقریباً ایک ماہ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ یہودیوں کی عبرانی تقویم، ہندوؤں کی تقاویم میں قمریہ شمسی تقویم، چین کی مقامی تقویم اور تبت کے لاماؤں کی مذہبی تقویم قمریہ شمسی تقاویم ہیں۔

قمری تقویم کے ابہام کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بعض اہم مواقع پر اس ابہام سے پیدا ہونے والی انتظاری کیفیت Suspense نہایت لطیف انداز اور مسرت افزا ہوتی ہے۔ اہل اسلام مثلاً عید الفطر کے ہلال کی امکانی رؤیت و عدم رؤیت سے پیدا ہونے والی انتظاری کیفیت میں چاند دیکھنے کی والہانہ کوشش کرتے ہیں۔ بچوں، جوانوں، بوڑھوں، مردوں اور عورتوں کی چاند دیکھنے کی یہ پر مسرت مساعی ایک عجب سماں پیدا کرتی ہیں۔ اگر عید وغیرہ کا دن پہلے سے ہی سو فیصد یقین کے ساتھ متعین اور مقرر ہو تو چنداں خوشی نہیں ہوتی۔

قمری مہینوں کی موسموں سے عدم مطابقت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ بعض نہایت اہم احکام شرعیہ مثلاً صیام رمضان کی تعمیل زندگی بھر میں تمام موسموں میں ممکن ہو گی، مثلاً ایک

شخص اٹھارہ بیس سال کی عمر میں رمضان کے روزے رکھنے شروع کرتا ہے اور پچاس ساٹھ برس کی عمر تک جسمانی صحت کے لحاظ سے روزے رکھنے کے قابل رہتا ہے تو وہ گرما و سرما اور بہار و خزاں تمام موسموں میں روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرپائے گا۔ اگر اس طرح کے شرعی احکام کے لئے شمسی مہینے متعین کئے جاتے تو ساری عمر ایسے احکام کی تعمیل ایک ہی طرح کے موسم میں ہوتی۔ بلکہ شمالی نصف کرہ اور جنوبی نصف کرہ کے موسمی تضاد کی وجہ سے بعض علاقوں اور ملکوں کے لوگ مثلاً موسم گرما میں اور دوسرے علاقوں کے لوگ موسم سرما میں ان احکام کی تعمیل کے لئے ہمیشہ کے لئے پابند ہوکر رہ جاتے اور موسمی تغیرات سے ان احکام کی بجاآوری کے سلسلہ میں مستفید نہ ہوسکتے۔

قمری تقویم کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں تاریخ کا تعین گو تقریبی اور تخمینی ہی سہی نہایت آسان ہے۔ کیونکہ سورج کی نسبت چاند کی حالتیں اس کے بتدریج بڑھنے اور گھٹنے کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ ایک ناخواندہ شخص بھی چاند کی ان حالتوں سے قمری تاریخ کا اندازہ کرلیتا ہے جبکہ سورج کی حالت یکساں رہتی ہے۔ چاند کو ننگی آنکھ سے دیکھنا آسان اور فرحت بخش ہے جبکہ سورج کو ننگی آنکھ سے دیکھنا مشکل اور مضرت رساں ہے۔

(8) میطونی اور سروسی ادوار قمر

ہم نے اس باب میں تحویلات کی بنیاد میطونی دور پر رکھی ہے جو قبل مسیح دور کے میطون نامی ایک یونانی ہیئت دان سے منسوب ہے۔ یہ 235 قمری مہینوں اور 228 شمسی مہینوں یعنی 19 شمسی سالوں کا دور ہے۔ کیونکہ 235 قمری مہینوں کی دنوں میں مدت 228 شمسی مہینوں یا 19 شمسی سالوں کے دنوں کی مدت سے بہت قریب ہوتی ہے۔ اس لئے 19 شمسی سالوں یا 235 قمری مہینوں کو میطونی دور Metonic Cycle کہا جاتا ہے 223 قمری مہینوں یعنی 6585 دنوں اور کوئی آٹھ گھنٹوں کا دور سروسی دور Saros Cycle کہلاتا ہے۔ یہ گرہن دور ہے۔ سورج اور چاند کے گرہن کے ادوار سروسی دور یعنی 223 قمری مہینوں اور کبھی 235 قمری مہینوں کے میطونی دور کے بعد عود کرتے رہتے ہیں اور ایسے کئی ادوار پورے ہونے کے بعد نیا دور شروع ہو جاتا ہے۔ گرہن کے ان ادوار کو اہل ہیئت نے باقاعدہ نمبر شمار دے رکھے ہیں اور اس فن کی کتب میں ان کی جداول موجود ہوتی ہیں۔ جن سے

گزشتہ اور آئندہ ادوار کے سورج اور چاند کے گرہن کے اوقات کا علم ہوتا ہے۔ عام جنتریوں اور تقویمی مجلوں میں بھی متعلقہ سال میں واقع ہونے والے سورج اور چاند کے گرہنوں کے متعلقہ مہینے اور تواریخ عموماً مذکور ہوتی ہیں۔

(9) قمری ہجری تقویم کی بعض دیگر خصوصیات

(الف) سن ہجری کی بنیاد خالص قمری تقویم پر ہے۔ جب سے اس کا آغاز ہوا ہے اس میں آج تک کوئی ترمیم نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ شرعی اور دینی تقویم ہے اس میں ترمیم کا کسی کو حق حاصل نہیں۔ دنیا کی مروجہ تقویم میں یہ خصوصیت غالباً صرف قمری تقویم ہی کو حاصل ہے۔

(ب) اگرچہ بعض دوسری تقاویم سن ہجری سے پہلے کی معلوم ہوتی ہیں مگر ان کی باقاعدہ تدوین سن ہجری کے آغاز کے بہت بعد ہوئی ہے مگر انہیں مؤثر بماضی کر دیا گیا ہے۔ مثلاً موجودہ عیسوی تقویم اپنی تازہ ترین صورت میں دراصل سولہویں صدی عیسوی سے وجود پذیر ہوئی ہے۔ ابتدا میں یہ رومی تقویم تھی جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جیولین عیسوی تقویم میں تبدیل ہوئی، بالاخر گریگورین تقویم میں تبدیل ہوئی۔ سال کا آغاز کبھی 25 دسمبر سے کبھی 25 مارچ وغیرہ سے بھی ہوتا رہا۔ اسی طرح مثلاً سن بکرمی سمت گو پہلے کا معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل ہجری تقویم سے کوئی 220 سالوں کے بعد اس کی تدوین ہوئی۔ عبرانی تقویم اگرچہ بہت پرانی معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ یوں یہ تقویم بھی اپنی تازہ ترین صورت میں بعد کی ہے۔ گو اس کا بنیادی ڈھانچہ چوتھی صدی عیسوی کا ہے۔ غالباً باقی تقاویم کا بھی حال کچھ یوں ہی ہے۔

(ج) سن ہجری کا آغاز واقعہ ہجرت نبوی ﷺ سے ہوا یوں اس کی بنیاد روحانی ہے۔

(د) ہفتے کا آغاز جمعۃ المبارک کے دن سے ہوا ہے۔

(ر) ہجری تقویم میں شرک، نجوم پرستی یا بت پرستی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ مہینوں اور دنوں کے ناموں کو کسی سیارے یا دیوی دیوتا سے کوئی نسبت نہیں۔ (۱۱)

حوالہ جات و حواشی ''مبادیات''

۱۔ عیسوی تقویم جیولین و گریگورین۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (603, 601/3)
انسائیکلو پیڈیا امیریکانہ (5/187-188) کولیرز انسائیکلو پیڈیا 139-140
جوہر تقویم صفحہ 9۔ احسن الفتاویٰ (2\370) رحمۃ للعالمین (2\402)
تقویم تاریخی: تمہیدی صفحات (ص۔ ش)

۲۔ تقویم تاریخی: صفحہ 355 پر 14 ستمبر 1996ء کو شنبہ (ہفتہ) دکھایا گیا ہے پس 18 ستمبر 1996ء کو بدھ ہوا۔

۳۔ اس کے لئے حاشیہ (۱) ملاحظہ کیجئے۔

۴۔ تقویم تاریخی صفحہ ۱

۵۔ ایضاً

۶۔ عبرانی تقویم: انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (3\598-600)

۷۔ رحمۃ للعالمین (2\395)

۸۔ احسن الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 370 کی آخری اور 371 کی ابتدائی سطور۔ الشمس والقمر بحسبان صفحہ 193 کولیرز انسائیکلو پیڈیا 5\140

۹۔ ہجری تقویم: انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (3\600) رحمۃ للعالمین (2\389) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں ہجری عنوان کے تحت مضمون نگار چند تسامحات کا شکار ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ہجری قمری مہینوں میں محرم سے ذی الحجہ تک مہینوں کے دن بالترتیب 30 اور 29 دن کے ہوتے ہیں حالانکہ دنوں کی یہ تعین تقویمی مقاصد کے لئے مفروضہ اور خود ساختہ ہے۔ اسلام میں قمری تواریخ کا تعین رؤیتِ ہلال کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کوئی بھی قمری مہینہ کبھی 30 دن کا ہوگا تو کبھی 29 دن کا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ قرآن کریم نے محرم کو ہجری سال کا پہلا مہینہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس طرح کا کوئی مضمون قرآن کریم میں نہیں۔ اسلامی شریعت کے ماخذ میں صرف قرآن کریم ہی نہیں بلکہ سنت، اجماع اور قیاس بھی شامل ہیں۔ اسلامی ہجری سال کے مہینوں کی ترتیب اجماع اور عملی تواتر سے ثابت ہے۔ مزید یہ لکھا ہے کہ قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق مسلمانوں کو چاند (ہلال) لازماً ننگی آنکھ سے دیکھنا چاہئے۔ حالانکہ اس طرح کی ہدایت قرآن کریم میں نہیں بلکہ احادیث میں ہے۔

۱۰۔ رحمۃ للعالمین: (395/2)

۱۱۔ برطانوی رصدگاہ گرین وچ کی سائنس ریسرچ کونسل کے فلکیاتی معلوماتی قرطاس نمبر 6 کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں۔

It is not possible to predict accurately the dates on which the new crescent Moon will first be seen .... Under ordinary conditions, the fisst sighting will not occur unless the age of the moon exceeds 30 hours, but a few reliable reports are known of sightings, under very good conditions, when the age has been only 20 hours, It is unlikely that the new crescent will be visible unless the elongation exccds 10° and the altitued of the moon exceeds 5° when the depression of the sun is 3°.

''ہر ماہ نئے چاند کی پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق بالکل صحیح پیشگوئی کرنا ممکن نہیں۔ عام کیفیات کے تحت چاند پہلی مرتبہ اس وقت تک دکھائی نہیں دیتا جب تک اس کی عمر 30 گھنٹوں سے زائد نہ ہو جائے، لیکن چند ایسی قابل اعتماد مثالیں بھی موجود ہیں جن میں چاند بہت اچھے حالات کے تحت نظر آگیا جبکہ اس کی عمر صرف 20 گھنٹے تھی۔ سورج کے تین درجے جھکاؤ کی صورت میں چاند کا نظر آنا بعید از قیاس ہے جب تک کہ چاند کا ارتفاع 5 درجے سے اور اس کا زاویائی فاصلہ 10 درجے سے زیادہ نہ ہو جائے''

راقم الحروف (ظفر احمد) کے کوئی بارہ سالہ مشاہدات و تجربات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں رؤیت ہلال عموماً اس وقت ممکن ہے جبکہ چاند کی عمر کم از کم 20 گھنٹے ہو۔ اور جوں جوں اس عمر میں اضافہ ہوتا جائے اسی نسبت سے رؤیت کا امکان قوی سے قوی تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی (تحویلات حصہ اول)

۱۔ تقویم تاریخی کے صفحہ 355 پر دائیں جانب کے بالائی حصے میں یکم جمادی الاولیٰ 1417 ہجری بمطابق 14 ستمبر 1996 عیسوی ظاہر کی گئی ہے۔ لیکن پاکستانی رؤیت ہلال کمیٹی کا فیصلہ ہماری تخریج کے مطابق ہے۔ یکم جمادی الاولیٰ 1417 ہجری کو عیسوی تاریخ 15 ستمبر 1996 عیسوی تھی لہذا 18 ستمبر کو ہجری تاریخ ٹھیک 4 جمادی الاولیٰ 1417 ہجری تھی۔ ویسے قمری تقویم میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے۔

۲۔ تقویم تاریخی صفحہ 352 (یکم محرم 1408 ہجری بمطابق 27 اگست 1987ء)

۳۔ الشمس والقمر بحسبان صفحہ 193۔ احسن الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 370 کی آخری اور صفحہ 371 کی ابتدائی سطور۔

۴۔ جوہر تقویم صفحہ 87 پر یکم جنوری 1999 عیسوی کے بالمقابل ہجری تاریخ 13 رمضان المبارک 1419 ہجری لکھی ہے لیکن ہماری تخریج پاکستانی رؤیت ہلال کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ہے۔ مذکورہ عیسوی تاریخ کو ہجری تاریخ 12 رمضان المبارک تھی۔

۵۔ تقویم تاریخی صفحہ 16

۶۔ جوہر تقویم صفحہ 34 پر سال 656 عیسوی میں یکم جون کے بالمقابل ہجری تاریخ 2 ذی الحجہ 35 ہجری ہے۔ اس حساب سے 17 ذی الحجہ 35 ہجری کو عیسوی تاریخ 16 جون 656 عیسوی ہوئی۔ ایک دن کا فرق معمولی بات ہے۔

۷۔ جوہر تقویم صفحہ 33

۸۔ رحمۃ اللعالمین (395/2)

حوالہ جات و حواشی (تحویلات حصہ دوم)

۱۔ جوہر تقویم صفحہ 35 یکم جنوری 680ء کے بالمقابل ہجری تاریخ 22 ربیع الاول 60 ہجری درج ہے۔ ایک دن کا فرق معمولی بات ہے۔

۲۔ جوہر تقویم صفحہ 35

۳۔ ایضاً صفحہ 87

۴۔ ایضاً

۵۔ تقویم تاریخی صفحہ 355،

۶۔ جوہر تقویم صفحہ 85،

۷۔ **ویسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت للناس والحج** (بقرہ۔۱۸۹) "اور یہ لوگ تجھ سے پہلی را . کے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ (چاند کی یہ حالتیں) لوگوں کے لئے وقت بتانے کا آلہ ہیں اور حج (کے مہینوں و ایام کے تعین کا) ذریعہ ہیں" اس سے معلوم ہوا کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں احکامِ شرعیہ مثلاً حج وغیرہ کا دارومدار قمری تقویم پر ہے۔ روزے قمری مہینے

رمضان کے ہیں۔ نزولِ قرآن بھی رمضان میں ہوا۔ عورتوں کی عدت وغیرہ، زکوٰۃ کے فرض ہونے کے لئے سال گزرنے کی شرط وغیرہ سب قمری تقویم کے اعتبار سے ہیں۔ عیدین یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا بھی قمری تقویم سے تعلق ہے۔ تاہم خالص دنیوی مقاصد کے لئے شمسی تقویم کا استعمال بھی شرعاً درست ہے۔ قرآن کریم میں چاند کے متعلق ارشاد ہے **وقدر منازل لتعلموا عدد السّنین والحساب** (یونس، آیت ۵) "یعنی ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ تم سالوں کو اور حساب کو جان سکو۔" اسی طرح آفتاب کے متعلق ارشاد ہے! **فمحونا اية الليل وجعلنا اية النّهار مبصرة لتبتغوا فضلاً من ربكم ولتعلموا عدد السنين والحساب** O (بنی اسرائیل۔ آیت ۱۲) "پھر مٹایا رات کا نمونہ اور بنادیا دن کا نمونہ دیکھنے کو، تاکہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا اور تاکہ معلوم کرو گنتی برسوں کی اور حساب"

گو شمسی تقویم کا دنیوی امور میں استعمال مباح ہے مگر چونکہ احکام شرعیہ کا مدار قمری ہجری تقویم ہے لہذا اس کی حفاظت اور روزمرہ کی زندگی میں اس کا استعمال فرض کفایہ ہونے کے علاوہ دینی و ملی ملت کا تقاضا بھی ہے اور باعث اجر و ثواب بھی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (محصلہ تفسیر معارف القرآن ۱/۴۶۸)

۸- کولیرز انسائیکلوپیڈیا جلد ۶ صفحہ ۴۰۳ پر کرسمس کے عنوان کے تحت مرقوم ہے۔

"It is impossible to determine the date of birth of Christ either from the evidence of gospels or from any sound tradition. During the first three centuries of the Christian era there was a considerable opposition in the church to the pagan custom of celebrating birthdays ...... The choice of December 25 was probabley influenced by the fact that on this day the Romans celebrated the Mithranic feast of the sun-god...... The indications are that the church in this way grasped the opportunity to turn the people away from a purely pagan observance of the winter solistice to a day of Christ, the Lord......

"اناجیل کی شہادت یا کسی اور معتبر روایت سے ولادت مسیح ؑ کی تاریخ کا تعین ناممکن ہے۔ عیسوی دور کی ابتدائی تین صدیوں کے دوران بت پرستوں کی طرح ایام ولادت منانے کے مسئلے پر مذہبی

حلقوں میں اچھا خاصا اختلاف تھا۔ ... (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے یوم ولادت کے طور پر ۲۵ دسمبر کا انتخاب غالباً اس حقیقت کی بنا پر ہے کہ اس تاریخ کو (موسم سرما کے عین شباب میں) رومی اپنے سورج دیوتا کے اعزاز میں متھرائی جشن مناتے تھے...... حالات کچھ یوں دکھائی دیتے ہیں کہ اس طرح مسیحی چرچ نے یہ موقعہ حاصل کر لیا کہ موسم سرما کے عروج کے دنوں میں اس مشرکانہ رواج سے لوگوں کی توجہ ہٹا کر اسے خداوند یسوع مسیح کے احترام کا دن قرار دیا جائے۔''

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد دوم صفحہ ۹۰۳ پر بعنوان کرسمس مرقوم ہے:

"In Jerusalem, opposition to christmas lasted longer before it was accepted subsequently......... Dec. 25 was also regarded as the birthday of the Iranian mystery god Mithra, the son of Rightiousness."

''یروشلم (بیت المقدس) میں کرسمس کی مخالفت عرصہ دراز تک جاری رہی قبل اس کے کہ بالآخر اسے تسلیم کر لیا گیا۔ ۲۵ دسمبر کی تاریخ کو ایرانیوں کے پراسرار دیوتا ''نیکی کے فرزند'' متھرا کا بھی یوم ولادت خیال کیا جاتا تھا۔''

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ریلیجنز میں کرسمس کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

"The actual day of the nativity is as uncertain as theyear. From time to time other days than Dce. 25 have been suggested e.g.Jan 6 still observed by the Armenian church..........."

''ولادت کی صحیح تاریخ (ولادت کے) سال کی طرح غیر یقینی ہے۔ وقتاً فوقتاً 25 دسمبر کے علاوہ (یوم ولادت کے طور پر) اور دن بھی تجویز کئے جاتے رہے ہیں مثلاً ۶ جنوری جسے آج بھی آرمینیائی چرچ مناتا ہے......''

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن میں کرسمس کے عنوان کے تحت مرقوم ہے۔

Jan 2, others proposed May 20, April 18 or 19, March 25 or 28 ...... Two main reasons are generally accepted in explanation of decision favouring Dec. 25.

(1) "The Plan of the Ages" By the complicated and fastidious calculations the creation of world was estimated as

being March 25. So christ, the Paschal Lamb, the new creation had his conception on March 25 and birth therefore December 25.

(2) **The New Testament :-** By the unsubstantiated reasoning from the gospel stories the conception of John, the Baptist is placed in september and so Christ`s in March and thus his nativity in December. Obviously the choice of these dates was influenced by pagan observances."

"(تاریخ ولادت کے طور پر) ۲ جنوری (کی تاریخ تجویز کی گئی) دیگر حضرات نے ۲۰، مئی ۱۸ یا ۱۹ اپریل، ۲۵، یا ۲۸ مارچ کی تواریخ تجویز کیں۔ ۲۵ دسمبر (یوم ولادت قرار دینے) کے فیصلے کی تائید میں دو بڑے دلائل عموماً تسلیم کئے جاتے ہیں، اولاً "تجویز ادوار" پیچیدہ اور نازک حسابات کے ذریعہ کائنات کی تخلیق کا اندازہ ۲۵ مارچ کا لگایا گیا ہے (یعنی ۲۵ مارچ کو کائنات کی تخلیق ہوئی تھی) اور مسیحؑ بحیثیت عید الفصحی دنبے کے ایک نئی تخلیق کا درجہ رکھتے ہیں، لہذا ان کا حمل ۲۵ مارچ کو اور یوں ان کی ولادت ۲۵ دسمبر کو ہوئی۔ (عید الفصح یہودیوں کی عید ہے۔ جو ۱۴ / ۱۵ انیاں کو موسم بہار میں منائی جاتی ہے اور اس موقعہ پر یہودی دنبے کی قربانی دیا کرتے ہیں۔ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق انہی دنوں حضرت عیسیٰ کی مفروضہ مصلوبیت ہوئی تھی۔ انہیں دنبے کی قربانی سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ عیسائیوں کے بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مصلوب ہو کر نوع انسانی کے پیدائشی اور موروثی گناہ کا کفارہ ادا کرنے کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کر دی)۔

"ثانیاً" "عہد نامہ جدید" "اناجیل کی کہانیوں کا سہارا لیتے ہوئے یہ ضعیف استدلال کیا جاتا ہے کہ یوحنا (حضرت یحیٰی علیہ السلام) جو بپتسمہ دیا کرتے تھے، کا حمل (ان کی والدہ کو) ستمبر کے مہینہ میں ہوا تھا اور مسیحؑ کا حمل (ان کی والدہ کو) مارچ میں ہوا تھا اس لئے ان کی پیدائش دسمبر میں ہوئی۔ کھلی بات یہ ہے کہ ان تاریخوں کا انتخاب مشرکانہ اور بت پرستانہ رسوم سے متاثر ہو کر کیا گیا ہے۔"

۹۔ قمری تقویم چونکہ فطری اور نہایت سادہ ہے لہذا شرائع سابقہ میں بھی دینی مقاصد کے لئے یہی مستعمل تھی۔ بعد میں لوگوں نے اس خالص قمری تقویم میں تحریف کرتے ہوئے اسے شمسی یا قمریہ شمسی میں بدل ڈالا۔ انسائیکلو پیڈیا امیریکانہ میں قمری کیلنڈر "Lunar Calender" کے عنوان کے تحت مرقوم ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا امیریکانہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵)

The oldest hind of calender and frequently the most wide-ly used is the lunar calen der......"

"قدیم ترین اور قبل ازیں سب سے زیادہ اور وسیع پیانے پر استعمال ہونے والی تقویم قمری تقویم ہے" عیسائیوں کی ابتدائی تقویم کے متعلق لکھا ہے (ایضاً صفحہ ۱۹۱)،

"Because christianity is rooted in Mosaic traditions, most primitive church calender is derived in large from the Hebrew calender."

"چونکہ عیسائیت کی جڑیں یہودی روایات میں پیوستہ ہیں، عیسائی چرچ کی تقویم کی اولیں صورت زیادہ تر عبرانی تقویم ہی سے ماخوذ تھی۔"

اور عبرانی تقویم اپنی ابتدائی شکل میں خالص قمری تقویم تھی چنانچہ "Hebrew calender" کے عنوان کے تحت مرقوم ہے۔(ایضاً صفحہ ۱۸۶)

"It was not until the fourth century A.D. that the Jews adopted the 19 year period- the Metonic cycle......."

"یہ چوتھی صدی عیسوی سے پہلے کی بات نہیں کہ یہودیوں نے 19 سالہ دور یعنی میطونی دور کا طریقہ (اپنی قمری تقویم کو قمریہ شمسی بنانے کے لئے) استعمال کیا۔"

رومی تقویم کے متعلق لکھا ہے۔(ایضاً 187)

"The early Romans used a lunar month in the calender"

"ابتدائی دور کے رومی لوگ تقویم میں قمری مہینے استعمال کیا کرتے تھے"

یونانی تقویم کے متعلق مرقوم ہے۔(ایضاً صفحہ 186)

"The early Greek first used a lunar calender"

"ابتدائی دور کے یونانی قمری تقویم استعمال کرتے تھے۔"

کولیرز انسائیکلوپیڈیا جلد پنجم صفحہ 138 پر ہے۔

"Indeed , in early times much stress was put on the use of moon as a time measurer"

"بلاشبہ ابتدائی زمانوں میں وقت کی پیمائش کے لئے چاند پر بہت زیادہ زور دیا جاتا تھا۔"

مصری تقویم کے متعلق لکھا ہے۔